نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مثالوں اوران سے مستنبط مسائل ونصائح پر مشتمل

امثالِ صحیح مسلم

مفتی محمد کریم خان

ھجویری بک شاپ

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ

نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مثالوں پر مشتمل

امثالِ صحیح مسلم

مفتی محمد کریم خان
Ph.D (سکالر) و ایم فل علومِ اسلامیہ

ہجویری بک شاپ گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	-------	امثالِ صحیح مسلم
تصنیف	-------	مفتی محمد کریم خان
نظر ثانی	-------	علامہ محمد طاہر
بار اول	-------	۱۴۳۴ھ/2013ء
صفحات	-------	۱۴۴
تعداد	-------	۱۱۰۰
کمپوزنگ	-------	عزیز کمپوزنگ سنٹر لاہور 0344-4996495
باہتمام	-------	الحاج ملک علی محمد
ناشر	-------	ہجویری بک شاپ، گنج بخش روڈ لاہور
قیمت	-------	روپے

ملنے کے پتے

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ منہاج القرآن سی ڈی سنٹر دربار مارکیٹ لاہور

☆ روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ دربار مارکیٹ لاہور

☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
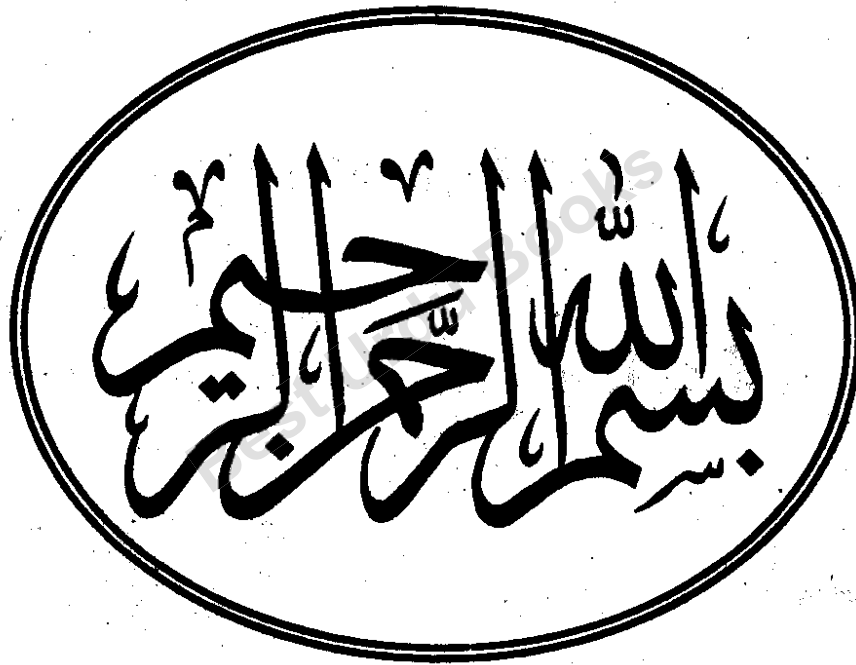
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

انتساب

امام الحدیث ابوالحسین

مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری

کے نام

فہرست ابواب وموضوعات

عنوانات		صفحہ نمبر
مقدمہ		۸
امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت		۱۲
باب اول	عقائد	
فصل اوّل	اللہ تعالیٰ جل جلالہ	۱۸
فصل دوم	انبیاء علیہم السلام	۲۴
فصل سوم	ایمان، کفر، نفاق، فتن	۴۱
فصل چہارم	موت، قیامت، جنت، دوزخ	۵۱
فصل پنجم	متفرق	۵۹
باب دوم	عبادات	
فصل اوّل	مالی عبادات	۶۵
فصل دوم	بدنی عبادات	۷۳
فصل سوم	لسانی عبادات	۸۵
باب سوم	اخلاق وفضائل	
فصل اوّل	دعوت دین	۹۲

فصل دوم	معاشرتی اخلاقیات	۹۷
فصل سوم	فضائل	۱۱۲
باب چہارم	متفرق	
	متفرق	۱۲۱
	خلاصہ بحث	۱۲۳
	سفارشات	۱۲۵
	اشاریہ احادیث	۱۲۹
	مصادر و مراجع	۱۳۴

مقدمہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، مسلمان بنایا، اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا اور اسلام جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔

اور بے انتہا درود وسلام ہو۔ اس کے محبوب مکرم رسول معظم ﷺ پر کہ جنہوں نے اپنی ساری زندگی ہم جیسے گناہگاروں کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے گذاری اور جب بھی کوئی اہم موقع آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایات ونوازشات ہونے لگیں تو اس غمخوار اور سراپا رحمت ہستی نے یہ دعا ضرور کی، کہ یا اللہ میری اُمت کو بخش دے۔

حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اور اپنے اُمتیوں کی ہدایت وراہنمائی فرماتے ہوئی گذاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا تو بھی امت کو ہدایت وراہنمائی کے دو سرچشمے عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما:
کتاب اللہ وسنۃ نبیہ"(۱)

''کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہوگے (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور سنتِ نبی ﷺ یعنی حدیث،،

قرآن اور حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی تعلیمی، معاشرتی، سیاسی، معاشی اور مذہبی زندگی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہر طرح کی معلومات ملتی ہیں۔ قرآن اور حدیث کئی طریقوں سے ہمیں ہدایات اور راہنمائی فراہم کرتے ہیں جن میں سے ایک طریقہ ہدایت کی بات بذریعہ مثالیں ہمارے ذہن نشین کرانا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن وحدیث

۱۔ i۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث ۱۵۹۴ ii۔ مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۳۱۹

دونوں میں توحید، رسالت، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے بارے میں سابقہ انبیاءِ کرام اور گذشتہ اقوام کی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ تاکہ یہ ہمارے لیے ہدایت کا باعث بنیں اور ہم ان سے عبرت حاصل کریں، یہ طریقہ یعنی مثالوں کے ذریعے سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا، ایسا طریقہ ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے عقلاء اور فلاسفہ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کو کوئی ایسی زبان نہ ملے گی جس میں مثالیں موجود نہ ہوں۔

چنانچہ اسی رواج کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا مقصود صرف مثالیں بیان کر دینا نہیں ہے بلکہ ان مثالوں کے ذریعے درس عبرت دینا، اور لوگوں کو پند ونصائح کرنا ہے۔

مثال کا مقصد:

مثال بیان کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی غیر واضح اور غیر محسوس حقیقت کو مخاطب کے فہم سے قریب تر لانے کیلئے کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی جائے جو واضح اور محسوس ہو، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ جو چیز عام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے مثال کے ذریعے سے گویا اس کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں یہ طرز بیان بڑی کثرت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے کیونکہ جن حقائق سے یہ دونوں آگاہ کرنا چاہتے ہیں، زیادہ تر غیر مرئی و غیر محسوس ہیں۔ اس لیے تمثیلات کا مضمون بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں تدبر کرنا قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے، قرآن مجید میں ہے:

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ.(۲)

ترجمہ: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

۲۔ الحشر ۵۹:۲۱

قرآن مجید نے بہت ساری باتیں ہمیں مثالوں کے ذریعہ سمجھائی ہیں، جس طرح کہ قرآن مجید مؤمن کی مثال بیان فرماتا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ. (٣)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کے جیسی فرمائی، جس کی جڑ قائم ہو اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کے غور وفکر کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔

قرآن مجید کی اتباع میں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری باتیں مثالیں دے کر سمجھائی ہیں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں منافق کی مثال بیان ہوئی ہے:

مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة. (٤)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس ریوڑ میں اور کبھی اس ریوڑ میں۔

اسی طرح کتب احادیث میں بے شمار باتیں مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ احادیث میں جو باتیں سمجھائی گئی ہیں، ان کو عام کیا جائے، لوگوں تک پہنچایا جائے اور ان سے حاصل ہونے والی عبرتیں، نصیحتیں اور مسائل کو بیان کیا جائے تاکہ لوگ ان سے استفادہ کرسکیں۔

٣۔ ابراہیم ١٤: ٢٤-٢٥ ٤۔ مسلم، رقم ٧٠٤٣

چونکہ امثال القرآن پر تو پہلے کافی کام ہو چکا ہے لیکن امثال الحدیث ایک ایسا موضوع ہے جس پر کام بہت کم ہے۔اس موضوع سے متعلق جو مواد ہے وہ بڑی بڑی کتب میں پھیلا ہوا ہے، جن تک عام لوگوں کی رسائی بہت مشکل کام ہے۔ چونکہ یہ مواد بڑی بڑی ضخیم کتب میں پھیلا ہوا ہے اور ان تمام کتب میں موجودہ مثالوں کا تجزیہ کرنا اور ان سے مستنبط مسائل و نصائح کا احاطہ کرنا، یہ ایک وسیع موضوع ہے اور اس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں۔ اس سے پہلے میں نے کتب احادیث صحاح میں سے صحیح بخاری شریف سے ''امثال صحیح بخاری'' کے نام سے مثالیں جمع کیں تھیں اور اب اس کتاب میں کتب احادیث صحاح ستہ کی دوسری کتاب صحیح مسلم سے امثال الحدیث کا انتخاب کیا ہے تاکہ ممکنہ حد تک اس کتاب میں موجود مثالوں کا احاطہ ہو سکے، اور جو مثالیں اس کتاب میں بیان ہوئیں ہیں ان سے حاصل ہونے والے مسائل اور نصیحتیں ایک کتابی شکل میں جمع ہو جائیں تاکہ لوگ آسانی کے ساتھ ان مثالوں سے مستفید ہو سکیں۔اس کتاب کی تالیف میں علامہ محمد طاہر نے خصوصی تعاون کیا اور کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور نظر ثانی بڑی عرق ریزی سے کی، میں ان کا مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آقا کریم ﷺ کے توسل سے میری اس کوشش کو قبول فرمائے، اس کا نفع دائمی فرمائے اور میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین۔

مفتی محمد کریم خان عفی عنہ

اچھرہ، لاہور

۱۸ ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ بمطابق ۱۷ اکتوبر 2013ء

موبائل نمبر: 0321-4268967

امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ لھو ولعب سے خوش رہتا ہے لیکن جب اسے کوئی نیکی، اصلاح اور مسائل کی بات کی جائے تو اس کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ آپ سارا دن بیٹھے گپیں ہانکتے رہیں، جھوٹے قصے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے رہیں کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی بات کریں، کوئی نیکی اور مسائل کی بات کریں تو لوگ فوراً اکتاتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

چنانچہ لوگوں کی اس فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جب اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تو اس میں لوگوں کی توجہ کیلئے مثالیں دے کر بات سمجھانے کا اسلوب اپنایا تاکہ لوگ انہیں شوق سے پڑھیں، غور سے سنیں اور غیر شعوری طور پر ان سے مسائل ونصیحت حاصل کریں۔ قرآن مجید سے تین مثالیں:

جیسا کہ قرآن مجید نے ایمان نہ لانے والوں کی مثال بیان فرمائی۔

۱۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ٥ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ٥ (۱)

ترجمہ: ان کی مثال (جو ایمان نہیں لائے) اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو جب اس سے آس پاس روشن ہو گیا تو اللہ ان کی روشنی لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا۔ وہ بہرے گونگے ہیں اور لوٹنے والے نہیں ہیں۔

۱۔ البقرۃ ۲: ۱۷۔۱۸

کفار کی مثال قرآن مجید نے بیان فرمائی:

۲. مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ٥(۲)

ترجمہ: کفار کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایسے شخص کو پکارے کہ جو چیخ و پکار کے علاوہ کچھ اور نہ سنے، وہ (کفار) بہرے گونگے اندھے اور بے عقل ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں اہل ایمان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال بیان ہوئی۔

۳. مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ٥(۳)

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، اس دانہ کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھائے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔

قرآن کریم کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ نے بھی لوگوں کی رہنمائی کیلئے مثالوں سے اپنے کلام کو مزین کیا۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مؤمن اور کافر کی مثال بیان فرمائی۔

۴۔ مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتی تهیج ومثل الکافر الارزة المجذیة علی اصلها لا یفیئها شئی حتی یکون انجعافها مرة واحدة . (۴)

۲۔ البقرہ:۱۷۱ ۳۔ البقرہ:۲۶۱

۴۔ بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۵۴۶

ترجمہ: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے ہوا اُسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے منافق کی مثال بیان فرمائی:

۵۔ مثل المنافق کمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة . (۵)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔ کبھی اس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

امثال القرآن کی امثال الحدیث سے وضاحت:

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں ہمارے لئے پوری زندگی کیلئے رہنما اصول موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں مضامین تفصیل سے بیان کیے ہیں اور بعض اختصار کے ساتھ۔ پھر ان مضامین کی جملہ تفاصیل حضور اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں بیان فرمائیں۔ اسی طرح قرآن مجید نے بعض امثال کو اختصار کے ساتھ بیان کیا اور ان امثال کی تفصیل آپ ﷺ نے بیان فرمائیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (٦)

۵۔ مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۴۳، ص ۱۱۶۳

۶۔ ابراہیم ۱۴:۲۴

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی کیسی مثال بیان فرمائی جیسے پاکیزہ درخت کی جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ اس مثال کی مزید تشریح نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درخت کی مثال سے بیان فرمائی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمر یقول : قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اخبرونی بشجرۃ کالرجل المسلم تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا، لا یتحات ورقھا؟ ثم قال : ھی النخلۃ" (۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

لہٰذا ہمیں قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے بھی امثال الحدیث کی ضرورت ہے۔

چنانچہ ان مثالوں میں ہمارے لیے بے شمار مسائل و نصائح موجود ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں ہم اپنا حال بہتر بنا سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کیلئے ایک روشن لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ امثال القرآن کی طرح امثال الحدیث بھی ہمارے لیے نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔

۷۔ بخاری، العلم، رقم ۶۱ ص ۷

باب اول

عقائد

فصل اوّل	اللہ تعالیٰ جل جلالہ
فصل دوم	انبیاء علیہم السلام
فصل سوم	ایمان، کفر، نفاق، فتن
فصل چہارم	قیامت، جنت، دوزخ
فصل پنجم	متفرق

فصل اوّل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ

(۱) عن جریر بن عبداللہ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ ﷺ اذ نظر الی القمر لیلۃ البدر فقال :

"اما انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۱) *

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارہ گاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"خبردار! عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو"۔

مسائل و نصائح:

☆ رویت باری تعالیٰ ممکن ہے۔

☆ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار کریں گے۔

☆ دیدارِ الٰہی نعمت عظمیٰ ہے۔(۲)

☆ مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر کسی پردہ کے ہوگا جیسا کہ چاند سورج کو بغیر پردہ کے دیکھا جاتا ہے۔(۳)

☆ جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مشتاق ہو وہ نمازوں کی پابندی کرے۔(۴)

۱۔i. مسلم، المساجد، رقم ۱۴۳۴، ص ۲۲۹ ii. بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۴، ص ۴۵

iii. ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۵۱، ص ۱۹۰۸ iv. مسند احمد، رقم ۱۹۲۱۱، ۱۹۲۲۶

*نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۴، ص ۶۳ ۳۔ نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۲۳۰

۴۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۳۴

☆ اژدہام ناظرین کیوجہ سے کوئی شخص رویت باری تعالیٰ سے محروم نہیں ہوگا۔(۵)

☆ روز قیامت دیدارِ الٰہی میں کوئی مشقت، تکلیف اور دشواری نہیں ہوگی اور ہر مسلمان آسانی کے ساتھ دیدارِ الٰہی کر سکے گا۔اور جب دیدارِ الٰہی ہوگا تو کسی کو اس میں شک وشبہ نہیں ہوگا۔(٦)

(۲) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم ، قال :

"جآء عصفور حتی وقع علی حرف السفینة ثم نقر فی البحر قال له الخضر: ما نقص علمی و علمك من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور بمنقاره من البحر"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۷)**

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ (علیہ السلام) میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۸)

۵۔ انوار الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۴، ص ۱۴۴

٦۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری، ج ۳، ص ۲۴۸

۷۔ i. مسلم، الفضائل، رقم ٦١٦٣، ص ۹۹۵ ii. بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص ۲۷۷

iii. ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص ۱۹۷۱

**نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۔ عمدۃ القاری، ج ٦، ص ۱۳۱

☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۹)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۰)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۱)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

(۳) عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی ﷺ یرویہ عن ربہ قال:

"اذا تقرب منی شبرا تقربت الیہ ذراعا وان تقرب الی ذراعا تقربت منہ باعا"(۱۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روایت کی کہ اُن کے رب نے فرمایا:

جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں۔ جب وہ ایک گز میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔

۹۔ ایضاً ۱۰۔ نزھۃ القاری، ج۱، ص۴۸۰، ۴۸۱

۱۱۔ انوار الباری، ج۶، ص۲۶۹

(۱۲) i_ مسلم، الذکر والدعا، رقم ۶۸۰۵، ص۱۱۰۴ ii_ بخاری، کتاب التوحید، رقم ۷۵۳۶-۷۵۳۷، ص۶۲۹

iii- ابن ماجہ، الادب، رقم ۳۸۲۱، ص۲۷۰۴ iv_ مسند احمد، ۲/۵۰۹

مسائل ونصائح:

☆ یہ روایت حضور اکرم ﷺ نے براہ راست اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے۔

☆ رب تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا کرتا ہے۔

☆ رب تعالیٰ کے قریب ہونے سے مراد اس کی رحمت ہے۔(۱۳)

☆ بندوں کے قرب سے مراد ان کی اطاعت کرنا ہے۔(۱۴)

☆ بندوں کو رب تعالیٰ کا قرب فرائض اور نوافل ادا کرنے سے ملتا ہے اللہ کا قرب اس کی اطاعت کے بغیر نہیں ملتا۔(۱۵)

☆ یہاں پر لفظ قرب، ذراع اور باع استعارہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں اور ان سے مراد رب تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ثواب عطا کرنا ہے۔(۱۶)

(۴) عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما روی عن اللہ تبارك اللہ و تعالیٰ انہ قال:

"فاعطیت کل انسان مسألتہ مانقص ذلك مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا أدخل البحر" (۱۷)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

میں ہر انسان کو جو وہ مانگے عطا کردوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے کمی ہوتی ہے۔

۱۳۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۵۱۳ ۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً ۱۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۷۱۹

(۱۷) i مسلم، البر، رقم ۶۵۷۲، ص ۱۰۶۹ ii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۵۷، ص ۲۷۳۵

iii مسند احمد، ۲۱۴۶۵، ۲۱۴۷۷، ۲۱۵۹۶

مسائل ونصائح:

☆ ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔(۱۸)

☆ ہر چیز کا عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔(۱۹)

☆ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔(۲۰)

☆ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی کوئی حد نہیں ہے۔

☆ تمام مخلوقات کو دینے سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

☆ کمی ہونا محدود اور فانی ہونے کی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی صفتیں لامحدود اور غیر فانی ہیں۔ (۲۱)

☆ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت اور کرم قدیم ہیں۔(۲۲)

☆ یہ مثال مفہوم سمجھانے کیلئے ہے وگرنہ سمندر میں سے سوئی نکالنے سے پھر بھی تھوڑی کمی واقع ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بالکل کمی واقع نہیں ہوتی۔

☆ اللہ تعالیٰ بادشاہ مطلق ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔(۲۳)

(۵) عن زید بن ارقم قال رسول الله قال :

"کتاب اللهِ عزوجل هو حبل الله" (۲۴)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے۔

۱۸۔ البقرۃ ۲: ۲۸۴ ۱۹۔ الرعد ۱۳: ۲۶

۲۰۔ الاخلاص ۱۱۲: ۲ ۲۱۔ شرح صحیح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۳۳

۲۲۔ ایضاً ۲۳۔ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی مترجم، ج ۶، ص ۲۱۷

(۲۴) مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۲۲۸، ص ۱۰۰۸

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے۔(۲۵)

☆ قرآن مجید پر عمل کرنے سے ہدایت ملتی ہے۔(۲۶)

☆ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے اس کی رضا ملتی ہے۔

☆ دین اسلام پر عمل پیرا ہونے سے بندہ آخرت میں دوزخ سے بچے گا۔(۲۷)

☆ قرآن مجید پر عمل کرنے سے بندہ رب تعالیٰ کی رحمت اور رضا حاصل کرسکتا ہے۔(۲۸)

☆ قرآن مجید ایسا نور ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ دکھاتا ہے۔(۲۹)

۲۵۔ النحل ۱۶: ۴۴ ۔ ۲۶۔ البقرۃ ۲: ۲۶

۲۷۔ تبیان القرآن، ج ۲، ص ۲۹۰ ۔ ۲۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۴، ص ۱۸۱

۲۹۔ ایضاً

فصل دوم

انبیاء علیہم السلام

(۶) عن سعد بن وقاص عن ابیه قال قال رسول اللهﷺ لعلی:

"اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریمﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریمﷺ کا قرب حاصل تھا۔

☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔

☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔(۲)

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

---

(۱)۔i مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷ ص ۱۰۰۶ ii بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶ ص ۳۶۱

iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۲۰۳۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کے علاوہ دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا قتیبة حدثنا حاتم بن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعدة بن ابی وقاص عن ابیه، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم .

سند بخاری: حدثنا مسدد حدثنا یحی عن شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیه، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم .

سند مسلم: (i) یحی بن یحی التمیمی وابوجعفر محمد بن الصباح وعبیدالله القواریری وسریج بن یونس کلهم عن یوسف ابن الماجشون واللفظ لابن الصباح حدثنا یوسف ابوسلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیّب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .

(ii) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا :حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم .

۲۔ عمدۃ القاری، ج۱۲، ص۳۶۹

(۷) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم قال :

"مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زوایاه فجعل الناس یطوفون به و یعجبون له و یقولون هلا و ضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنةو انا خاتم النبین."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

---

(۳)۔i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۶۱، ص ۹۶۶ ii. بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۵، ص ۲۸۸
iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲، ص ۱۹۳۹

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس سند کے علاوہ چار اسناد سے ذکر کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا محمد بن اسمعیل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان بصری حدثنا سعید بن میناء عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .

سند بخاری: (i) یه سند امام ترمذی والی هے . (۳۵۳۴)

(ii) حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبدالله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ.

سند مسلم: (i) حدثنا عمرو الناقد حدثناسفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ .(۵۹۵۹)

(ii) حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنامعمر عن همام بن منبة ، عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم .(رقم . ۵۹۶۰)

(iii) یہ سند امام بخاری والی ہے۔(رقم ۵۹۶۱)

(iv) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة و ابو کریب قالا حدثنا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ . (رقم ۵۹۶۲)

مسائل ونصائح:

☆حضور اکرم ﷺ کا ایک لقب خاتم النبین ہے۔(۴)

☆تمام انبیاء کرام علیہم السلام وصف نبوت میں برابر ہیں۔

☆تمام انبیاء کرام علیہم السلام ایک جسم کی مانند ہیں۔(۵)

☆شریعت محمدیہ اور پہلی شریعتوں کی بنیاد ایک ہے۔

☆تمام شریعتیں کامل واکمل اور خوبصورت تھیں۔

☆نبی کریم ﷺ کے بغیر نبوت کی عمارت نامکمل تھی۔(۶)

☆شریعت محمدیہ میں پہلی شرائع کی ساری خوبیاں جمع ہیں۔

☆حضور اکرم ﷺ سارے انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں۔(۷)

☆لوگوں کی نجات کیلئے کسی نبی کا امتی ہونا لازم ہے۔

☆حضور اکرم ﷺ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں۔(۸)

(۸) **حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال:**

"جآء عصفور حتی وقع علی حرف السفینة ثم نقر فی البحر قال له الخضر: ما نقص علمی و علمك من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور بمنقاره من البحر"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۹)

۴۔فتح الباری، ج۶، ص۵۵۹ ۵۔ایضاً

۶۔عمدۃ القاری، ج۱۱، ص۲۸۵ ۷۔ایضاً

۸۔نزہۃ القاری، ج۴، ص۵۱۰

(۹) i مسلم، الفضائل، رقم ۶۱۶۳، ص۹۹۵ ii بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص۲۷۷

iii ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص۱۹۷۱

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ (علیہ السلام) میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۱۰)

☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۱۱)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۲)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۳)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

۱۰۔ عمدۃ القاری، ج۲، ص ۱۳۱ — ۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ نزھۃ القاری، ج۱، ص ۴۸۰، ۴۸۱ — ۱۳۔ انوار الباری، ج۲، ص ۲۶۹

(۹) عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

"ان امامکم حوض ناحیتیه کما بین جرباء واذرح" (۱۴)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا فاصلہ جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ حضور اکرم ﷺ کو حوض کا ملنا برحق ہے۔

☆ حوض کا ملنا بھی خیر کثیر ہے۔

☆ یہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عطا فرمائے گا۔(۱۵)

☆ روز محشر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو ارفع شان عطا فرمائے گا۔

☆ آپ ﷺ کو ایک حوض پل صراط سے پہلے عطا ہوگا اور دوسرا جنت میں عطا ہوگا۔(۱۶)

☆ روز محشر حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو اس حوض سے فیض یاب فرمائیں گے۔

☆ حوض سے پانی ملنا بخشش کی علامت ہے۔(۱۷)

☆ حوض قیامت کے دن موجود ہوگا اور لوگوں کو نظر آئے گا اور قریب ہوگا۔(۱۸)

☆ حوض بہت وسیع وعریض ہوگا۔ اس کی لمبائی وچوڑائی قابل رشک ہوگی۔(۱۹)

---

(۱۴) i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۸۴، ص ۹۶۹ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۷۷، ص ۵۵۱
iii۔ ابوداود، السنۃ، رقم ۴۷۴۵، ص ۱۰۷۲ iv مسند احمد، رقم ۶۰۸۶

۱۵۔ بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۷۸، ص ۵۵۱ ۱۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۴۶۶ ۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۶۴۳ ۱۹۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۹۶

(۱۰) عن عباد بن تميم عن عمه عبدالله بن زيد بن عاصم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :

"انی حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة" (۲۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا۔

مسائل ونصائح:

☆ مکہ بڑے احترام والی جگہ ہے۔

☆ مکہ کی طرح مدینہ بھی محترم ہے۔

☆ مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حرم بنایا۔

☆ مدینہ کو نبی کریم ﷺ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی۔

☆ مدینہ برکت وخیر والی جگہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے مکہ اور اہل مکہ کو (۲۱)

☆ نبی کریم ﷺ کی دعا سے مدینہ اور اہل مدینہ کو برکت عطا کی۔ (۲۲)

☆ اللہ تعالیٰ نے مکہ اور مدینہ کو دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے رحمت وبرکت والی جگہ بنادیا ہے۔ (۲۳)

☆ مکہ اور مدینہ کے حرم ہونے میں فرق ہے، مدینہ کے حرم ہونے سے مراد ہے کہ اسے عزت والی جگہ سمجھا جائے اور اس کی زیب وزینت وخوبصورتی کی حفاظت کی جائے لیکن یہاں پر شکار کرنے یا ممنوع امور کے کرنے پر دم نہیں آتا۔ جب کہ مکہ میں شکار وغیرہ کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ (۲۴)

---

(۲۰) i۔ مسلم، الحج، رقم ۳۳۱۳، ص ۵۴۴ ii۔ بخاری، البیوع، رقم ۲۱۲۹، ص ۱۶۶

iii۔ مسند احمد، رقم ۱۶۴۴۶

۲۱۔ البقرۃ ۲:۱۲۶ ۲۲۔ بخاری، البیوع، رقم ۲۱۳۰، ص ۱۶۶

۲۳۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۴۱۵ ۲۴۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۲۵۹

(۱۱) عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

"ان مثل ما بعثنی الله به عز و جل من الهدیٰ والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت المآء فانبتت الکلأ والعشب الکثیر وکان منها اجادب امسکت المآء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها اخریٰ انما هی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلأ فذلک مثل من فقه فی دین الله و نفعه بما بعثنی الله به فعلم وعلم و مثل من لم یرفع بذلک رأسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به"(۲۵)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے، جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برسی جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اسے سیکھا اور سکھایا ہے۔

جب کہ دوسرے کی مثال جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔

---

(۲۵) i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۳، ص ۹۶۵ ii بخاری، العلم، رقم ۷۹، ص ۹
iii مسند احمد، رقم ۱۹۵۹۰

مسائل ونصائح:

☆ دین اسلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت ورہنمائی ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

☆ علم خود مقصود نہیں بلکہ ہدایت کا ذریعہ ہے۔(۲۶)

☆ علم دین کو سمجھنا اوراس پر عمل پیرا ہونا ہی نجات کی راہ ہے۔

☆ علم دین سے منہ موڑنا گمراہی ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں، ہدایت ونجات کا واحد ذریعہ یہی ہے۔

☆ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد دین اسلام کے علاوہ باقی ادیان میں انسانیت کی نجات نہیں ہے۔

☆ علم دین کو سیکھنا اور سکھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔

☆ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے اور عمل کیلئے علم ضروری ہے۔(۲۷)

☆ علم دین خود سیکھ کر دوسرے تک پہنچانا دینی فریضہ ہے اور دین پھیلانے کے جو ذرائع ہیں انہیں استعمال میں لانا بھی دینی فریضہ ہے۔اس وقت جو زبانیں مروج ہیں جیسے انگریزی، فرانسیسی، جاپانی وغیرہ ان کو سیکھنا اور پھران لوگوں تک دین کی تبلیغ مسلمانوں کا مذہبی ودینی فریضہ ہے۔(۲۸)

☆ تبلیغ دین کیلئے عالم ہونا لازم ہے۔(۲۹)

(۱۲) عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه و آله وسلم قال :

"لأذودن عن حوضی رجالا كما تذاد الغريبة من الابل "(۳۰)

۲۶۔عمدة القاری، ج۲،ص ۱۱۰ ۲۷۔فتح الباری، ج ا،ص ۱۷۶

۲۸۔انوار الباری، ج ۵،ص ۱۱۸ ۲۹۔ایضاً

(۳۰)۔i مسلم،فضائل، رقم ۵۹۹۳،ص ۹۷۰ ii بخاری، المساقاة، رقم ۲۳۶۷،ص ۱۸۵

iii مسند احمد ،رقم ۲۹۸/۲

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض اور جو کچھ اس میں ہوگا، اس تمام پر حق ملکیت عطائی ہوگا۔ (۳۱)
☆ حوض سے سیراب وہی ہوگا جسے حضور اکرم ﷺ اجازت دیں گے۔
☆ بعض لوگوں کی خواہش کے باوجود انہیں حوض سے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔
☆ منافق، گمراہ، مرتد اور کافروں کو حوض سے روکا جائے گا۔ (۳۲)
☆ حوض سے وہی پیے گا جسے اللہ اور اس کے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی رضا حاصل ہوگی۔
☆ کسی بھی چیز کے مالک کو اس چیز پر دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔ (۳۳)

(۱۳) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"ان مثلی ومثل ما بعثنی الله به کمثل رجل اتی قومه فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء. فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا علی مهلتهم وکذبت طائفة منهم فأصبحوا مکانهم فصبحهم الجیش فاهلکهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنی واتبع ما جئت به ومثل من عصانی وکذب ماجئت به من الحق". (۳۴)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
بے شک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے۔

۳۱۔ عمدۃ القاری، ج۹، ص۸۰ ۳۲۔ عمدۃ القاری، ج۹، ص۸۰
۳۳۔ فتح الباری، ج۵، ص۴۳
(۳۴)۔ i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۴، ص ۹۶۵ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۸۲، ص ۶۰۶/۵۴۴

میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچالو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جاچھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا۔ اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کردیا۔ پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی۔ اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ نے جنت ودوزخ کا مشاہدہ فرمایا ہے۔

☆ نجات نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں ہے۔

☆ قرآن ہدایت کی راہ ہے۔

☆ دین اسلام میں داخل ہوکر ہی نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ دین اسلام کو جھٹلانا گمراہی اور بے دینی ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ رب تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والے ہیں۔ (۳۵)

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہے۔ (۳۶)

☆ نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے کیلئے عذاب ہے۔

(۱۴) عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قال :

"فينزل عيسىٰ ابن مريم فامهم فاذا راه عدوالله ذاب كما يذوب الملح فى المآء." (۳۷)

۳۵۔ البقرة ۲:۱۱۹ ۳۶۔ فتح الباری، ج۱۱، ص۳۱۷

(۳۷)۔ مسلم، الفتن، رقم ۷۲۷۸، ص۱۱۸۶

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے پس جب اللہ کا دشمن (دجّال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا۔ (۳۸)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کی تبلیغ کیلئے آئیں گے۔

☆ قرب قیامت فتنہ دجال پیدا ہوگا۔ (۳۹)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجّال کا مقابلہ ہوگا۔

☆ دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں شکست کھائے گا۔

☆ دجّال آپ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ (۴۰)

☆ دجّال کا تمام لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا۔

☆ حق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

☆ دجال اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کا دشمن ہوگا۔ (۴۱)

☆ نبی کریم ﷺ کو نزول عیسیٰ علیہ السلام اور فتنہ دجال کا علم عطا کیا گیا ہے۔ (۴۲)

۳۸۔ النساء ۴: ۱۵۹، الزخرف ۴۳: ۶۱

۳۹۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۸۲۳

۴۰۔ ایضاً ص ۸۲۵

۴۱۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۹۱

۴۲۔ ایضاً ص ۹۶

(۱۵) عن ابی ذر قال : قلت یا رسول اللہ ما اٰنیۃ الحوض؟ فقال "والذی نفس محمد بیدہ لا نیتہ اکثر من عدد نجوم السمآء وکواکبھاألا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب (۴۳)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس رات کے تارے جو رات اندھیری ہو اور جس میں بدلی ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض کوثر عطا کر دیا گیا ہے۔(۴۴)

☆ اس حوض پر کثیر تعداد میں پینے کے برتن بھی ہیں۔

---

(۴۳)۔i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۸۹، ص ۹۶۹ ii ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۴۴، ص ۱۸۹۷

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور دونوں کو غریب لکھا ہے۔امام مسلم نے بھی اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور ایک سند امام ترمذی والی سندوں سے علاوہ ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا یحی بن صالح حدثنا محمد بن مھاجر عن العباس عن ابی سلام الحبشی، عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم . (رقم . ۲۴۴۴)

(ii) حدثنا محمد بشار حدثنا ابوعبدالصمد العمی عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابوعمران الجونی عن عبداللہ بن الصامت عن ابی ذر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

سندِ مسلم: (i) حدثنا حرملۃ بن یحی حدثنا عبداللہ بن وھب حدثنی عمر بن محمد عن نافع عن عبداللہ ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . (رقم . ۵۹۸۸)

(ii) امام ترمذی (ii) والی سند سے بھی ذکر کی ہے۔(رقم ۵۹۸۹)

نتیجہ بحث: اس طرح یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

۴۴۔ الکوثر ۱۰۸:۱

☆اس حوض سے حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے پیاسوں کو پلائیں گے۔(۴۵)

☆اس حوض پر موجود برتن بہت خوبصورت اور چمکدار ہیں۔

☆اس حوض سے فیض روز محشر جاری ہوگا۔

☆کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔(۴۶)

☆اس حوض سے جو ایک دفعہ پیئے گا اسے دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔(۴۷)

☆آپ ﷺ کو دو حوض عطا ہوئے ہیں ایک میدان حشر میں پل صراط سے پہلے اور دوسرا جنت میں۔ان دونوں کو کوثر کہا جاتا ہے۔(۴۸)

☆حوض برحق ہے اور اس کو ماننا واجب ہے۔(۴۹)

(۱۶) **عن عائشة ان الحارث بن هشام سأل النبی ﷺ کیف یأتیك الوحی؟ فقال:" احیانا یأ تینی فی مثل صلصلة الجرس وهو اشده علی ثم یفصم عنی وقد وعیته واحیانا ملك فی مثل صورة الرجل فاعی ما یقول."(۵۰)**

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا:

مجھ پر وحی کبھی تو گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور وہ کیفیت مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ پھر وہ کیفیت موقوف ہو جاتی ہے اور میں اس وحی کو محفوظ کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

۴۵۔ضیاء القرآن، ج۵،ص۶۸۶ — ۴۶۔تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس،ص۶۶۰

۴۷۔مسلم، الفضائل، رقم۵۹۶۸،ص۹۶۷ — ۴۸۔شرح صحیح مسلم، ج۶،ص۷۴۵

۴۹۔فتح الباری، ج۱۱،ص۴۶۷

(۵۰) i۔مسلم، الفضائل، رقم۶۰۵۹،ص۹۷۹ — ii۔مسند احمد، رقم۲۵۳۰۷۔

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر اس کی امانت کو محفوظ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔(۵۱)

☆ انسان کے علاوہ کوئی اور مخلوق اسے اٹھانے کی متحمل نہیں ہے۔(۵۲)

☆ رب تعالیٰ کے رموز واشارات کو سمجھنا صرف انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے۔

☆ نزول وحی کے وقت آپ ﷺ سخت کرب میں مبتلا ہو جاتے تھے۔(۵۳)

☆ وحی کی سختی کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو جاتی تھی۔(۵۴)

☆ انبیاء علیہم السلام خشیت الٰہی میں تمام سے بڑھ کر ہیں۔(۵۵)

☆ نزول وحی کے وقت آپ ﷺ کو پسینہ بھی آ جاتا تھا۔

☆ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی تھیں۔(۵۶)

☆ نزول وحی زیادہ تر گھنٹی کی آواز یا فرشتہ کا انسانی صورت میں آنا، انہی دو صورتوں میں تھا۔(۵۷)

(۱۷) **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:**

"انما مثلي و مثل امتي كمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش يقعن فيه فانا اخذ بحجزكم وانتم تقحمون فيه."

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح(۵۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری مثال اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی

۵۱۔الاحزاب ۳۳:۷۲ ۵۲۔ایضاً

۵۳۔شرح مسلم للنووی، ج۱۴،ص۸۹ ۵۴۔ایضاً ۵۵۔الفاطر ۳۵:۲۸

۵۶۔شرح صحیح مسلم، ج۶،ص۹۳۷ ۵۷۔شرح مسلم للنووی، ج۱۴،ص۸۹

(۵۸) i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۵،ص۹۶۵ ii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۷۴،ص۱۹۴۰

iii مسند احمد، رقم ۸۱۲۳

ہوئی ہو اور سارے کیڑے، مکوڑے اور پتنگے اس میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں اور تم بلا سوچے اندھا دھند اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ اپنی امت پر بڑے ہی شفیق و مہربان ہیں۔(۵۹)

☆ غافل اور دین اسلام کے مخالف لوگ اپنی نافرمانی اور خواہشات نفس کی پیروی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔(۶۰)

☆ کافر لوگ روکنے کے باوجود آگ میں گرنے پر حریص ہیں۔(۶۱)

☆ نجات کی راہ نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔(۶۲)

☆ جو کوئی نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کے راستے کے علاوہ کسی اور راستہ پر چلتا ہے تو ایسا بندہ جہنم میں جائے گا۔(۶۳)

☆ دنیا بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں رب تعالیٰ سے دور کر دینے والی ہے۔

(۱۸) **عن ام سلمة زوج النبی ﷺ قالت ،فقال رسول الله ﷺ**

"فایای لا یاتین احدکم فیذب عنی کما یذب البعیر الضال"(۶۴)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم اس بات سے ڈرنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی میری طرف آئے اور پھر وہ مجھ سے ہٹا دیا جائے جیسا کہ گمشدہ اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔

۵۹۔ التوبۃ ۹:۱۲۸ — ۶۰۔ شرح مسلم للنووی، ج۱۵، ص۵۰

۶۱۔ ایضاً — ۶۲۔ الاحزاب ۳۳:۲۱

۶۳۔ النساء ۴:۱۱۵

(۶۴)۔ مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۷۴، ص ۹۶۷

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض کوثر کا ملنا برحق ہے۔(۶۵)

☆ کچھ لوگوں کو حوض پر سے پانی پینے سے روک دیا جائے گا۔(۶۶)

☆ آپ ﷺ کو حوض کوثر کا علم دیا گیا ہے۔(۶۷)

☆ منافقین اور مرتدین کو حوض پر پینے سے روک دیا جائے گا۔(۶۸)

☆ مسلمانوں کو اس حوض سے پانی پلایا جائے گا۔(۶۹)

☆ آپ ﷺ کو امت اجابت کے اعمال کا علم دیا گیا ہے۔(۷۰)

☆ آپ ﷺ کو تمام امت کے اعمال کا علم عطا کیا گیا ہے۔(۷۱)

☆ جن کو حوض پر سے روکا جائے گا وہ دوزخ میں جائیں گے۔

۶۵۔الکوثر ۱:۱۰۸

۶۶۔مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۷۸، ص ۹۶۸

۶۷۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۵، ص ۵۹

۶۸۔شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۷۴۸

۶۹۔مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۷۲، ص ۹۶۷

۷۰۔فتح الملہم، ج ۱، ص ۴۱۳

۷۱۔شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۷۵۰۔۷۵۱

فصل سوم

- ایمان
- کفر
- نفاق
- فتن

ایمان

(۱۹) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم "ان الجنة لا یدخلها الانفس مسلمة و ما انتم فی اهل الشرك الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

مسائل ونصائح:

☆ روزِ محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔

☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔

☆ قیامت کے دن امت محمدیہ دوسری امتوں سے ارفع واعلیٰ شان والی ہوگی۔(۲)

☆ جس طرح سفید بال کالے بالوں میں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ بھی پہچانی جائے گی۔(۳)

☆ حضور اکرم ﷺ کو ایمان والوں اور مشرکین کے بارے میں علامات بتا دی گئی ہیں۔

☆ رسالت محمدی ﷺ میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔(۴)

---

(۱)۔i مسلم، الایمان، رقم ۵۳۰، ص ۱۱۴ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۲۸، ص ۵۴۷

iii ترمذی، صفة الجنة، رقم ۲۵۴۷، ص ۱۹۰۷ iv ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۸۳، ص ۲۷۳۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۸۸ ۳۔ ایضاً ۴۔ آل عمران ۳: ۸۵

(۲۰) عن کعب قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

"مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریاح تصرعها مرة وتعدلها حتی یأتیه أجله ومثل المنافق مثل الارزة المجذیة التی لایصیبها شیٔ حتی یکون انجعافها مرة واحدة"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۵)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔

☆ یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(۶)

☆ اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔

☆ کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔

☆ اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(۷)

☆ مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہو جائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ واستغفار کر کے مطیع بن جاتا ہے۔(۸)

☆ مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

---

(۵) i مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۵۶ ii بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳

ii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۴۸۶ ۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۶۴۰

۸۔ ایضاً

کفر

(۲۱) عن عبداللہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

"یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیة"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ اعتقادی منافق کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ پر اعتراضات کرنا منافقین کا طرزِ عمل ہے۔(۱۰)

☆ جس طرح تیر کمان میں واپس نہیں آتا اسی طرح منافق کی واپسی کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔

☆ تیر کی سرعت کی طرح یہ بھی اسلام سے نکل جاتا ہے۔(۱۱)

☆ نبی کریم ﷺ کو منافقین کا علم دیا گیا تھا۔(۱۲)

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی صحبت سے نکل جانا بدبختی ہے۔

☆ امام المسلمین اور خلفاء اسلام کی اطاعت نہ کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔(۱۳)

☆ خوارج دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(۱۴)

---

(۹) i مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۴۵۱، ص ۴۱۲ ii بخاری، المغازی، رقم ۴۳۵۱، ص ۳۵۶

iii ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۸۸، ص ۱۸۷۴ iv ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۷۶۴، ص ۱۵۷۳

v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۹، ص ۲۲۵۴ vi ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۱۶۸، ص ۲۴۸۷

vii مسند احمد، رقم ۱۱۶۹۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۲۱ ۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۱۰ ۱۳۔ فتح الباری، ج ۸، ص ۶۹ ۱۴۔ ایضاً

(۲۲) عن کعب قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

" مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریاح تصرعها مرة وتعدلها حتی یأتیه أجله ومثل المنافق مثل الارزة المجذیة التی لایصیبها شیٔ حتی یکون انجعا فها مرة واحدة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱۵)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرادیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔

☆ یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔

☆ کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔

☆ اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہو جائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ واستغفار کر کے مطیع بن جاتا ہے۔

☆ مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

---

(۱۵) i مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۵۶ ii بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳

ii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹

(۲۳) ان ابا هريرة رضي الله عنه كان يحدث قال النبي ﷺ:

" مامن مولود الايولد على الفطرة فابواه يهودانه و ينصرانه و يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء." (۱۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم ان میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟

مسائل ونصائح:

☆ ہر پیدا ہونے والا بچہ اسلام پر ہوتا ہے۔ (۱۷)

☆ انسان دوسروں کی محبت سے سیکھتا اور دوسروں کی عادات واطوار اپناتا ہے۔

☆ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہونا انسانیت کا عیب ہے۔

☆ بچہ والدین کے نقش قدم پر چلتا ہے۔

☆ ہر پیدا ہونے والے بچے میں معرفت الٰہی کی قدرت ہوتی ہے۔ (۱۸)

☆ انسان کی معرفت الٰہی کی قوت کو کوئی ختم نہیں کر سکتا ہے۔ (۱۹)

☆ بچوں کو جیسا ماحول ملتا ہے ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ (۲۰)

☆ بچوں کی پیدائش کا عمل فطرتاً نکاح کے ساتھ ہے۔

☆ جس طرح جانور کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کے اعضاء پر کوئی آفت نہ آئے تو وہ پورا کام کریں گے۔ مگر آفت کے ساتھ بیکار یا عیب دار ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی انسان کے بچے پر ذہنی آفت نہ آئے تو اس کی فطرت صحیح کام کرے گی اور وہ مسلمان ہو گا مگر اس کے ماں باپ اس پر صحبت کی ذہنی آفت ڈال کر کسی دوسرے مذہب کا پیروکار بنا دیتے ہیں۔ (۲۱)

---

(۱۶) i مسلم، القدر، رقم ۶۷۵۵، ص ۱۰۹۵ ii بخاری، الجنائز، رقم ۱۳۵۸، ص ۱۰۶

۱۷۔ نزہۃ القاری، ج ۲، ص ۸۴۸ ۱۸۔ فیوض الباری، ج ۵، ص ۱۳۳

۱۹۔ الروم ۳۰: ۳۰ ۲۰۔ فیوض الباری، ج ۵، ص ۱۳۴

۲۱۔ نزہۃ القاری، ج ۲، ص ۸۴۷۔۸۴۸

نفاق

(۲۴) عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

" مثل المنافق کمثل الشاة العآئرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة " (۲۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔ کبھی اُس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

مسائل ونصائح:

☆ منافق ہمیشہ شک اور تذبذب کی حالت میں مبتلا رہتا ہے۔ (۲۳)

☆ اہل نفاق کو یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ وہ کس کی پیروی کریں۔ (۲۴)

☆ اعتقادی منافق کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (۲۵)

☆ اللہ تعالیٰ کی رضا دین اسلام کی پیروی اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں ہے۔ (۲۶)

☆ دین اسلام ہی سچا دین اور نجات کی راہ ہے۔ (۲۷)

☆ اس دین کو چھوڑنے والوں کا انجام عذاب ہے۔ (۲۸)

---

(۲۲)۔ i مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۴۳، ص ۱۱۴۷ — ii نسائی، الایمان، رقم ۵۰۴۰، ص ۲۴۱۵

iii- مسند احمد، رقم ۵۰۷۹، ۵۶۱۴

۲۳۔ النسآء ۴: ۱۴۳ — ۲۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۲۸

۲۵۔ التوبۃ ۹: ۶۸ — ۲۶۔ آل عمران ۳: ۳۱

۲۷۔ ایضاً: ۱۹ — ۲۸۔ ایضاً

(۲۵) عن قیس بن عباد قالالنبی ﷺ:

" فی أصحابی اثنا عشر منافقافیهم ثمانیةلا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیکهم الدبیلة ." (۲۹)

ترجمہ: حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جولوگ میرے اصحاب کی طرف منسوب ہیں ان میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں داخل نہیں ہوں گے حتی کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ کیلئے دبیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہوگا۔

مسائل ونصائح:

☆ منافقین ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (۳۰)

☆ جیسے اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہوسکتا اسی طرح منافق کبھی جنت میں نہیں جائیں گے۔ (۳۱)

☆ منافقین کو مختلف قسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو ان کے جسموں کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔ (۳۲)

☆ ان کے جسموں میں پھوڑوں کے ذریعے پیپ ڈال دی جائے گی۔ (۳۳)

☆ ان کیلئے مغفرت کی دعا جائز نہیں ہے۔ (۳۴)

☆ تمام مسلمانوں کیلئے لازم ہے کہ وہ منافقوں کے عقائد واعمال سے بچیں اور آخرت کے عذاب سے ڈریں۔

☆ جنت میں اہل ایمان ہی جائیں گے۔ (۳۵)

---

(۲۹) i مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۳۵، ص ۱۱۴۶ ii مسند احمد، رقم ۲۳۲۷۹

۳۰۔ التوبۃ ۹: ۱۱۳ ۳۱۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۲۵

۳۲۔ ایضاً ۳۳۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۵۷۶

۳۴۔ التوبۃ ۹: ۸۴ ۳۵۔ ایضاً: ۷۲

فتن

(۲۶) قال سمعت اسامة رضی الله عنه قال النبی ﷺ ، فقال:

" انی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر"(۳۶)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگھوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ فتنے ظہور پذیر ضرور ہوں گے۔
☆ فتنے مسلسل ہوں گے۔
☆ مسلمان فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔
☆ آپ ﷺ کو فتنوں کے بارے میں علم دیا گیا ہے۔(۳۷)
☆ قرب قیامت فتنوں سے کوئی جگہ محفوظ نہیں رہے گی۔
☆ مدینہ منورہ میں فتنوں کا ظہور کثرت سے ہوگا۔(۳۸)
☆ حضور اکرم ﷺ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو غیر نبی نہیں دیکھ سکتا۔(۳۹)
☆ مستقبل کے حالات کی خبر دینا علامات نبوت میں سے ہے۔(۴۰)

---

(۳۶) i مسلم، الفتن ، رقم ۷۲۴۵ ، ص ۱۱۸۱ ii بخاری، فضائل المدینۃ ، رقم ۱۸۷۸، ص ۱۴۷
۳۷۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۶ ۳۸۔ ایضاً
۳۹۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۰۶ ۴۰۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۶

(۲۷) عن حذیفة قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

"تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا" (۴۱)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

فتنے دلوں پر ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے کہ جس طرح بوریا اور چٹائی کے تنکے ایک کے بعد ایک ہوتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ قرب قیامت مسلسل فتنے بپا ہوں گے۔

☆ جس طرح چٹائی کے تنکے ایک دوسرے سے پیوستہ ہوتے ہیں امت محمدیہ میں فتنے بھی اسی طرح آئیں گے۔ (۴۲)

☆ یہ فتنے دلوں پر اثر انداز ہونے والے ہوں گے۔ (۴۳)

☆ اس وقت مسلمانوں کا دور ابتلاء ہوگا اور ایمان کو سلامت رکھنا بہت مشکل ہوگا۔ (۴۴)

☆ فتنوں کے دور میں ہر وقت اللہ کی پناہ اور اس سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔ (۴۵)

☆ آج فتنوں کا زمانہ ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں، مال کی حرص، بے حیائی وفحاشی کا عام ہونا، امانت کا اٹھنا، انسانوں کا قتل ہونا، مسلمانوں کا دین سے دور ہونا، فرقہ واریت کا ہونا۔

☆ آج ہمیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرنا چاہیے اور فتنوں سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ (۴۶)

---

(۴۱) i مسلم، الایمان، رقم ۳۶۹، ص ۷۹ ii مسند احمد، رقم ۲۳۳۴۰، ۲۳۵۰۰

۴۲۔ فتح الملہم، ج ۲، ص ۲۳۸ ۴۳۔ فتح الملہم، ج ۲، ص ۲۳۸

۴۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۲، ص ۱۷۱ ۴۵۔ ایضاً

۴۶۔ التحریم ۶۶:۸

فصل چہارم

- قیامت
- جنت
- دوزخ

قیامت

(۲۸) عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:
"بعثت انا والساعة کهاتین قال وضم السبابة والوسطی".
قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح(۱) *

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں اور قیامت ایسے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

مسائل ونصائح:

☆ قیامت کا قائم ہونا برحق ہے۔
☆ قیامت اور آپ ﷺ کی رسالت میں فاصلہ نہیں ہے۔
☆ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول (اپنی نبوت ورسالت کے ساتھ) مبعوث نہیں ہوگا۔(۲)
☆ قیامت کا دن دور نہیں ہے۔
☆ قیامت سے مراد زمانے کا ختم ہونا ہے۔(۳)
☆ بندہ کو ہر وقت آخرت کے دن کی تیاری کرتے رہنا چاہیے۔
☆ قیامت کا دن انتہائی قریب ہے۔(۴)

---

(۱) i مسلم، الفتن، رقم ۷۴۰۸، ص ۱۲۰۸ — ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۰۵، ص ۵۴۶
iii ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۱۴، ص ۱۸۷۴ — iv مسند احمد، رقم ۱۲۲۴۷، ۱۲۳۲۴، ۱۳۳۱۸
*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔
۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۴۹ — ۳۔ ایضاً، ص ۳۴۸
۴۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۸

(۲۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"لأذودن عن حوضی رجالا کما تذاد الغریبۃ من الابل "(۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض اور جو کچھ اس میں ہوگا، اس تمام پر حق ملکیت عطائی ہوگا۔(۶)
☆ حوض سے سیراب وہی ہوگا جسے حضور اکرم ﷺ اجازت دیں گے۔
☆ بعض لوگوں کی خواہش کے باوجود انہیں حوض سے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔
☆ منافق، گمراہ، مرتد اور کافروں کو حوض سے روکا جائے گا۔(۷)
☆ حوض سے وہی پئے گا جسے اللہ اور اس کے حبیب مصطفی ﷺ کی رضا حاصل ہوگی۔
☆ کسی بھی چیز کے مالک کو اس چیز پر دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔(۸)

---

(۵) i مسلم، فضائل، رقم ۵۹۹۳، ص ۹۷۰ ii بخاری، المساقاۃ، رقم ۲۳۶۸، ص ۱۸۵
iii مسند احمد، رقم ۱۹۵۹۰ ۶۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۸۰
۷۔ ایضاً ۸۔ فتح الباری، ج ۵، ص ۴۳

(۳۰) عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال:

"تقاتلون بین یدی الساعة قوما نعالهم الشعر کالمجان المطرقة حمر الوجوه صغار الاعین" (۹) *

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
تم قیامت سے پہلے ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے پٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح سرخ چہرے والے چھوٹی آنکھوں والے (ہوں گے)۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمانوں کو جہاد کیلئے تیار رہنا چاہیے۔
☆ مسلمانوں کا دوسری قوتوں سے جنگ کرنا لازمی امر ہے۔
☆ خوز وکرمان کے علاقوں سے اسلام کے خلاف فتنے اٹھیں گے۔
☆ اہل عرب کی عجمی قوموں سے لڑائی ہوگی۔ (۱۰)
☆ حضور اکرم ﷺ کو ان قوموں کا علم دیا گیا ہے۔
☆ خوز وکرمان کے ان لوگوں کے حلیوں اور شکلوں کا علم بھی آپ ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔
☆ مسلمانوں کی ترکوں سے لڑائی ہوگی۔ (۱۱)
☆ شمالی ہند اور چین میں رہنے والوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوگی۔ (۱۲)

---

(۹) i مسلم، الفتن، رقم ۷۳۱۴، ص ۱۱۹۲ ii بخاری، المناقب، رقم ۳۵۹۰، ص ۲۹۲
۱۰۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۳۳۰ ۱۱۔ بخاری، المناقب، رقم ۳۵۸۷، ص ۲۹۲
۱۲۔ فتح الباری، ج ۶، ص ۶۰۸

جنت

(۳۱) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" ان الجنة لا یدخلها الانفس مسلمة ما انتم فی أهل الشرك الا كالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

مسائل ونصائح:

☆ روز محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔

☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔

☆ قیامت کے دن امت محمدیہ دوسری امتوں سے ارفع واعلیٰ شان والی ہوگی۔

☆ جس طرح سفید بال کالے بالوں میں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ بھی پہچانی جائے گی۔

☆ حضور اکرم ﷺ کو ایمان والو اور مشرکین کے بارے میں علامات بتادی گئی ہیں۔

☆ رسالت محمدی ﷺ میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے

---

(۱۳) i مسلم، الایمان، رقم ۵۳۰، ص ۱۱۴ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۲۸، ص ۵۴۷

iii ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۴۷، ص ۱۹۰۷ iv ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۸۳، ص ۲۷۳۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳۲) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

" یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر "(۱۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں کچھ ایسی قومیں داخل ہوں گی کہ جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔

مسائل ونصائح:

☆ بعض کمزور دلوں والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

☆ جس کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف و ہیبت سے ڈرتے ہیں وہ جنت میں جائیں۔(۱۵)

☆ جن لوگوں پر اللہ کا خوف غالب رہتا ہے، کامیاب وہی لوگ ہیں۔(۱۶)

☆ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے کا انعام جنت ہے۔(۱۷)

☆ جو دل اللہ کے خوف سے گناہوں سے دور رہتے ہیں وہ روز محشر سکون واطمینان میں ہوں گے۔(۱۸)

☆ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔(۱۹)

---

(۱۴) i مسلم، الجنۃ، رقم ۷۱۶۲، ص ۱۱۶۷ ii مسند احمد، رقم ۸۳۹۰، ۸۳۹۱

۱۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۷۷ ۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ آل عمران ۳: ۱۵۹ ۱۸۔ یونس ۱۰: ۶۳، ۶۴

۱۹۔ الرعد ۱۳: ۲۸

دوزخ

(۳۳) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" صنفان من اھل النار لم ارھما : قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونسآء کاسیات عاریات ممیلات مائلات علی رؤو سھن مثل کاسنمۃ البخت المائلۃ "(۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دوزخ والوں کی دو قسمیں ہیں جن کی مثل میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ آنے والے حالات کی خبر دینا نبوت کے معجزات میں سے ہے۔(۲۱)

☆ مخلوق خدا کو بلاوجہ مارنا یا دکھ تکلیف دینا دوزخیوں کی نشانی ہے۔(۲۲)

☆ عورتیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود ناشکری کرتی ہیں۔(۲۳)

☆ اکثر عورتوں کا تنگ لباس پہننا یا جسم کے بعض حصوں کو ننگا رکھنا جہنمی ہونے کی علامت ہے۔(۲۴)

---

(۲۰) i مسلم، اللباس، رقم ۵۵۸۲، ص ۹۰۶ ii مسند احمد، رقم ۸۶۷۳

۲۱۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۱۱۰ ۲۲۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۴: ۱۱۰

۲۳۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۴۸۸ ۲۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۴، ص ۱۰

☆ ایسا باریک لباس پہننا کہ جس سے جسم کا اندر والا حصہ جھلکتا ہوا یا عریاں نظر آئے جائز نہیں ہے۔(۲۵)

☆ عورتوں کا خاوند کے علاوہ کسی اور کیلئے زیب وزینت کرنا اور بلا وجہ بازاروں میں پھرنا یا غیرمحرم مردوں سے میل جول رکھنا شرعاً ناجائز ہے۔(۲۶)

☆ اطاعت الٰہی نہ کرنا، عزت کی حفاظت نہ کرنا، بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے عورتوں کو عذاب دیا جائے گا۔(۲۷)

☆ عورتوں کا سروں کو ننگا رکھنا یا بالوں کو بناؤ سنگھار دوسروں کو متوجہ کرنے کیلئے کرنا جائز نہیں ہے۔(۲۸)

۲۵۔ الاحزاب ۳۳: ۳۲، ۳۳ ۲۶۔ الاحزاب: ۳۰

۲۷۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۶۸۷ ۲۸۔ ایضاً، : ۶۸۸

فصل پنجم

متفرق

(۳۴) عن مالك بن صعصعة رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :

"ذهب بی الی السدرة المنتهی واذا ورقها کاذان الفیلة واذا ثمرها کالقلال" (۱)

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے سدرۃ المنتہی لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے اور اس کے پھل مٹکوں کی طرح ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ سدرۃ المنتہیٰ کا وجود برحق ہے۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت کی ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہی کے بارے میں علم عطا کیا گیا ہے۔

☆ سدرۃ المنتہی بیری کے درخت کی مانند ہے۔(۲)

☆ یہ درخت تمام آسمانوں اور جنت پر محیط ہے۔(۳)

☆ یہ فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی انتہائی حد ہے۔(۴)

☆ اس سے آگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں گیا۔(۵)

☆ سدرہ درخت کا پھل اور پتے بھی ہیں۔

---

(۱) i مسلم، الایمان، رقم ۴۱۱ ص ۸۷ ii بخاری، بدء الخلق، رقم ۳۲۰۷، ص ۲۶۰

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۰، ص ۵۶۷ ۳۔ نزھۃ القاری، ج ۲، ص ۲۸

۴۔ ایضاً، ص ۲۹ ۵۔ بخاری، الصلوٰۃ، رقم ۳۴۹، ص ۳۰

(۳۵) حدثنا قیس قال سمعت مستورداا خا بنی فھر یقول قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

"مامثل الدنیا فی الآخرة الامثل ما یجعل احدکم اصبعه هذه فی الیم فلینظر بم ترجع"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۶)

ترجمہ: حضرت مستورد بن فہر کے بھائی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر اس انگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ دنیا فانی اور آخرت کا گھر باقی رہنے والا ہے۔(۷)

☆ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہے۔(۸)

☆ دنیا کی مدت قلیل اور آخرت کی نہ ختم ہونے والی ہے۔(۹)

☆ دنیا کی تمام نعمتیں محدود اور ختم ہونے والی ہیں جب کہ آخرت کی نعمتوں کو دوام حاصل ہے۔(۱۰)

☆ نبی کریم ﷺ کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں تھی۔(۱۱)

☆ ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی چاہئے۔(۱۲)

---

(۶) i مسلم، الجنۃ، رقم ۷۱۹۷، ص ۱۱۷۱ ii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۲۳، ص ۱۸۸۵

iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۰۸، ص ۲۷۲۷

۷۔ الرحمٰن ۵۵: ۲۶، ۲۷

۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۹۲

۹۔ النسآء ۴: ۷۷

۱۰۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۹۲

۱۱۔ ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۷، ص ۱۸۹۰

۱۲۔ الاحزاب ۳۳: ۲۹

(۳۶) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال :

"الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف" (۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

روحیں مجتمع جماعتیں تھیں۔ جن کا اس وقت ایک دوسرے سے تعارف ہوا، ان میں محبت ہوگئی اور جن کا تعارف نہیں ہوا ان میں اختلاف رہے گا۔

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو اجتماعی طور پر پیدا فرمایا۔ پھر ان کو مختلف جسموں میں متفرق کردیا۔ (۱۴)

☆ جس شخص کی روح اس کے جسم کے موافق ہوئی وہ روح اس جسم سے محبت کرتی ہے۔ (۱۵)

☆ جس شخص کی روح اس کے جسم کے ناموافق ہوتی ہے وہ اس سے متنفر ہوتی ہے۔ (۱۶)

☆ جو روحیں عالم ارواح میں ایک دوسرے سے مانوس تھیں وہ عالم اجسام میں بھی ایک دوسرے سے مانوس ہوتی ہیں۔ (۱۷)

☆ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں اجسام کو سعادت اور شقاوت کے اعتبار سے پیدا فرمایا ہے۔ (۱۸)

☆ عالم ارواح میں روحوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے (۱۹)

☆ اللہ تعالیٰ نے روحوں میں میلان رکھا ہے اچھی روحیں اچھائی کی طرف اور بُری روحیں برائی کی طرف مائل ہوجاتی ہیں۔

---

(۱۳) i مسلم، البر، رقم ۶۷۰۸، ص ۱۰۸۷ ii مسند احمد، رقم ۷۹۴۰

۱۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۸۵ ۱۵۔ اکمال اکمال المعلم، ج ۷، ص ۴۷

۱۶۔ ایضاً ۱۷۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۲۵۴

۱۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۸۵ ۱۹۔ ایضاً

باب دوم

عبادات

فصل اوّل	مالی عبادات
فصل دوم	بدنی عبادات
فصل سوم	لسانی عبادات

فصل اوّل

مالی عبادات

(۳۷) عن ابی امامة قال قال رسول اللہ ﷺ :

"الید العلیاخیر من الید السفلی" (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اوپروالا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ صدقہ وخیرات کرنے والا آدمی اعلیٰ صفات کا مالک ہے۔

☆ کسی سے سوال کرنا پسندیدہ فعل نہیں ہے۔(۲)

☆ بغیر ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے۔(۳)

☆ صدقہ کرنے والا سوال کرنے والے سے افضل ہے۔(۴)

☆ جو آدمی صبر وضبط سے کام لے کر مانگنے کی بجائے خود کمانے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سعی وکوشش میں برکت عطا فرمائے گا۔(۵)

☆ واعظین ومبلغین کو لوگوں کو صدقہ وخیرات کرنے پر ابھارنا چاہیے۔(۶)

---

(۱) i مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۸۸، ص ۴۰۰ — ii بخاری، الزکاۃ، رقم ۱۴۲۹، ص ۱۱۲

iii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۴۳، ص ۱۸۸۷ — iv ابوداؤد، الزکاۃ، رقم ۱۶۴۸، ص ۱۳۴۶

v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۴۴، ص ۲۲۵۲ — vi مسند احمد، رقم ۲۲۳۲۸

نقدِ سند i-: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نافع نے ایوب سے اختلاف کیا ہے۔

ii- امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۳۹ — ۳۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۰۷ — ۴۔ ایضاً

۵۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۳۹ — ۶۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۹۷

(۳۸) عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال :
"الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله
وکالقائم لایفتر وکالصائم لایفطر"
قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور
اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار
نہ کرتا ہو۔

مسائل ونصائح:
☆ بیواؤں اور مسکینوں کی اچھائی کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔
☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنا، ہمارا اخلاقی ودینی فریضہ ہے۔ (۸)
☆ ضرورت مندوں کی حاجت روائی کیلئے کوشش کرنا بھی صدقہ ہے۔ (۹)
☆ دوسروں پر نیکی صرف رضائے الٰہی کیلئے کرنا اعلیٰ ترین صفت ہے۔ (۱۰)
☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کا وسیلہ بننا بھی عبادت ہے۔ (۱۱)
☆ بیوہ اور مسکین کی ضرورت پوری کرنا بدنی، مالی اور جانی عبادت سے افضل عبادت ہے۔ (۱۲)

---

(۷) i مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۲۱۷ — ii بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲
iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰ — iv نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴
v ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے اس
حدیث کو اپنی اپنی اسناد سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: (ا) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن صفوان بن سلیم، عن النبی ﷺ.

(۱۱) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم.

سندِ بخاری: حدثنا یحی بن قزعة حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم.

سندِ مسلم: حدثنا عبداللہ بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم.

سندِ نسائی: اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبداللہ بن مسلمة قال حدثنامالک عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم.

سندِ ابن ماجہ: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا عبدالعزیز الدراوردی عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث مولیٰ ابن مطیع عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم.

۸۔ فتح الباری، ج۹، ص۴۹۹ ۹۔ ایضاً ۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ عمدۃ القاری، ج۱۴، ص۳۶۵ ۱۲۔ ایضاً، ج۱۵، ص۱۷۳

(٣٩) عن ابن عباس عن رسول الله صلی اللهعلیه و آله وسلم قال :

" العائذفی هبته کالکلب یقيء ثم یعود فی قیئه " (١٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ھبہ کرکے واپس لینے والے کی مثال ایسے کتے کی ہے جو قے کرکے پھر اسے کھالیتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ دوسروں کو اشیاء ہبہ کرنا بڑا ہی مستحسن فعل ہے۔

☆ ہبہ کرکے چیز واپس لینا غیر پسندیدہ فعل ہے۔(١٤)

☆ والدین کو ہبہ کرکے چیز واپس لینا حرام ہے۔(١٥)

☆ رشتہ داروں کو ہبہ کرکے چیز واپس لینا ناجائز ہے۔(١٦)

☆ زوجین اگر آپس میں چیز ہبہ کریں تو اس میں رجوع درست نہیں ہے۔(١٧)

☆ موھوب لہ کے قبضہ کرنے سے پہلے رجوع جائز ہے۔(١٨)

☆ کتے کی قے کی مثال سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ کتا حلال وحرام کا مکلّف نہیں ہے۔(١٩)

☆ ہبہ بالعوض میں رجوع جائز نہیں ہے۔(٢٠)

☆ ہبہ کرکے چیز واپس نہیں لینی چاہیے۔

---

(١٣) i مسلم ،الھبات ،رقم ٤١٧٤،ص ٦٧٦ — ii بخاری ،الھبات ،رقم ٢٦٢١،ص ٦٠٦

iii ابوداؤد ،البیوع ،رقم ٣٥٤٠،ص ١٤٨٦ — iv نسائی ،الھبۃ ،رقم ٣٧٢٢،ص ٢٣٣٢

v ابن ماجہ ،الھبات ،رقم ص ٢٦١٩

١٤۔ عمدۃ القاری ،ج ٩،ص ٤٤٦ — ١٥۔ فتح الباری ،ج ٥،ص ٢٣٥

١٦۔ فیوض الباری ،ج ١٠،ص ١١٠ — ١٧۔ ایضاً

١٨۔ عمدۃ القاری ،ج ٩،ص ٤٤٦ — ١٩۔ فتح الباری ،ج ٥،ص ٢٣٥

٢٠۔ فیوض الباری ،ج ١٠،ص ١١٢

(۴۰) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقیء ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ" (۲۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایسا آدمی جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے اس کتے کی مثل ہے جو قے کرتا ہے پھر اس قے کو دوبارہ کھالیتا ہے۔

مسائل و نصائح:

☆ صدقہ کرنا مستحسن فعل ہے۔

☆ صدقہ نافلہ میں رجوع نہیں کرنا چاہیے۔

☆ صدقہ واجبہ میں چیز ملک سے نکل جاتی ہے۔ (۲۲)

☆ صدقہ واجبہ میں ملک مصارفین کی ہوتی ہے۔ (۲۳)

☆ صدقہ کر کے واپس لینا مروت اور حسن اخلاق کے خلاف ہے۔ (۲۴)

☆ صدقہ کر کے واپس لینا قطع رحمی کے مترادف ہے۔ (۲۵)

---

(۲۱) i مسلم، الھبات، رقم ۴۱۷۰، ص ۶۷۵ ii بخاری، الھبۃ، رقم ۲۶۲۲، ص ۲۰۶

iii ابوداؤد، البیوع، رقم ۳۵۳۹، ص ۱۴۸۶ iv نسائی، الھبۃ، رقم ۳۷۲۲، ص ۲۳۳۲

v مسند احمد، رقم ۲۵۲۹

۲۲۔ التوبۃ ۹: ۶۰ ۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۶ ۲۵۔ ایضاً، ص ۱۱۰

(۴۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیھما جبّتان من حدید اذاھم المتصدق بصدقۃ اتسعت علیہ حتی تعفی اثرہ واذاھم البخیل بصدقۃ تقلصت علیہ وانضمت یداہ الی تراقیہ وانقبضت کل حلقۃ الی صاحبتھا" (۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر دو زرہیں لوہے کی ہوں۔ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشانات کو مٹا دے۔ اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ صدقہ کرنا باعث کشادگی ہے۔

☆ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانا باعث نجات ہے۔ (۲۷)

☆ بخل کرنا باعث تنگی ہے۔

☆ طاقت ہونے کے باوجود فائدہ نہ دینا، باعثِ ہلاکت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں سخی کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔ (۲۸)

☆ سخی سے برائیاں اور گناہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔

---

(۲۶) i مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۶۱، ص ۳۹۶ ii بخاری، الزکوۃ، رقم ۱۴۴۳، ص ۱۱۳

iii نسائی، الزکوۃ، رقم ۲۵۴۹، ص ۲۲۵۲ iv مسند احمد، رقم ۷۴۸۸

۲۷۔ نزہۃ القاری، ج ۲، ص ۹۲۰ ۲۸۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴

☆بخیل سے گناہ چمٹے رہتے ہیں۔(۲۹)
☆سخی آدمی کو سخاوت، مصیبتوں اور آفات سے بچاتی ہے۔(۳۰)
☆بخیل کنجوسی کی وجہ سے آفات وبلیات میں گھرا رہتا ہے۔(۳۱)
☆سخی کا سینہ کشادہ، دل خوش اور ہاتھ دل کی اطاعت کرتا ہے۔(۳۲)
☆بخیل کا دل تنگ اور کڑھتا رہتا ہے۔

(۴۲) **عن عدی بن حاتم قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :**

"اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة".(۳۳)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
تم دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی بچو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

مسائل ونصائح:

☆صدقہ وخیرات زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
☆صدقہ وخیرات مؤمن کیلئے جہنم سے ڈھال ہے۔
☆خلوص کے ساتھ اگر قلیل چیز کا بھی صدقہ کیا جائے تو رب تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔(۳۴)
☆کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔(۳۵)

۲۹۔فیوض الباری، ج۶، ص۴۵ ۳۰۔فتح الباری، ج۳، ص۳۰۶
۳۱۔عمدۃ القاری، ج۶، ص۴۲۴ ۳۲۔فیوض الباری، ج۶، ص۴۵
(۳۳) i-بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۶۳، ص۵۴۹ ii- مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۴۹، ص۳۹۴
iii-نسائی، الزکوۃ، رقم ۲۵۵۴، ص۲۲۵۳
۳۴۔فیوض الباری، ج۶، ص۴۷ ۳۵۔عمدۃ القاری، ج۶، ص۳۷۵

(۴۳) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

"اذا اعتق امتہ ثم تزوجھا فھو کالراکب بدنتہ" (۴۲)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کسی آدمی کا اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لینا اس آدمی کی مثل ہے جو اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ باندی آزاد کر کے خود ہی نکاح نہ کیا جائے۔ (۴۳)

☆ نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کی جائے اپنی دنیاوی منفعت کیلئے نہ کی جائے۔ (۴۴)

☆ غلام یا باندی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کیا جائے اور پھر اسی کی رضا کی خاطر ان کا نکاح کیا جائے، ایسے بندے کیلئے دوہرا ثواب ہے۔ (۴۵)

☆ احسان پر احسان کرنا بہت زیادہ ثواب کا کام ہے۔ (۴۶)

---

(۴۲) مسلم الایمان، رقم ۳۸۷، ص ۸۲ ۴۳۔ فتح الملہم، ج ۲، ص ۲۷۴

۴۴۔ ایضاً ۴۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۲، ص ۱۸۹

۴۶۔ ایضاً

فصل دوم

بدنی عبادات

نماز:

(۴۴) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال :

"ارءيتم لوان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شیء ؟

قالوا : لا يبقى من درنه شیء. قال فذلك مثل الصلاة الخمس يمحوا الله بهن الخطايا".

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو؟ کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو اور وہ دن میں پانچ دفعہ اس نہر میں نہائے کیا اس پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس پر میل کچیل نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا! یہ مثال ہے پانچ نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

---

(۱) i مسلم، المساجد، رقم ۱۵۲۲، ص ۲۶۳ ii بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۲۸، ص ۴۴

iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۸، ص ۹۳۹ iv نسائی، الصلوۃ، رقم ۴۶۳، ص ۲۱۱۶

v مسند احمد، رقم ۸۹۳۳، ۹۶۹۸

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نمازیں پانچ فرض ہیں۔

☆ نمازوں کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

☆ نماز کی باجماعت ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۲)

☆ مؤمن کی شان یہ ہے کہ اپنے گناہوں صغیرہ وکبیرہ سے نادم وتائب ہواور مغفرت طلب کر کے نمازوں کی ادائیگی کرے۔(۳)

☆ پانچ وقت نماز پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔(۴)

☆ اللہ تعالیٰ کا فضل اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے۔(۵)

☆ پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی مؤمن کو پاکیزہ وطاہر بنادیتی ہے۔(۶)

(۴۵) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"غفرت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر"(۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے گناہ بخش دے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔

مسائل ونصائح:

☆ تسبیح وتحمید کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔(۸)

☆ اللہ کا ذکر کرنے سے حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں، حقوق العباد کیلئے بندوں کا معاف کرنا ضروری ہے۔(۹)

۲۔ انوار الباری، ج ۱۴، ص ۱۲۹ ۳۔ ایضاً ص ۱۳۰

۴۔ فیوض الباری، ج ۳، ص ۲۲۹ ۵۔ ایضاً

۶۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۲۲

(۷)۔ i مسلم، المساجد، رقم ۱۳۵۲، ص ۲۳۷ ii بخاری، الدعوات، رقم ۶۴۰۵، ص ۵۳۸

iii ترمذی، الدعوات، رقم ۳۴۶۰، ص ۲۰۰۸ iv ابن ماجہ، اقامۃ الصلاۃ، رقم ۱۳۸۲، ص ۲۵۵۹

۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۴۸۹ ۹۔ ایضاً

☆ بندے کے گناہ کتنے ہی زیادہ ہوں، اللہ کی حمد وثنا کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں۔(۱۰)
☆ ہر فرض نماز کے بعد تسبیحات کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔(۱۱)
☆ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔(۱۲)

(۴۶) عن ثوبان مولیٰ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال :

"من صلى على جنازة فله قيراط فان شهد دفنها فله قيراطان القيراط مثل احد ."(۱۳)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کسی کی نماز جنازہ پڑھے اس کیلئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن بھی کرے اس کیلئے دو قیراط ثواب ہے اور قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نماز جنازہ میں شریک ہونا بڑے ثواب کا کام ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے پر رحمت فرماتا ہے۔
☆ مسلمان بھائی کے کفن ودفن میں شریک ہونا بھی باعث ثواب ورحمت ہے۔
☆ مسلمان کے جنازہ کے بعد دفن کرنے میں بھی شریک ہونا چاہیے۔(۱۴)
☆ ثواب کا تعلق آخرت سے ہے۔(۱۵)
☆ فوتیدگی پر جانا اور اہل میت کے ساتھ غمخواری اور ہمدردی کا اظہار کرنا ہمارا دینی واخلاقی فریضہ ہے۔(۱۶)

۱۰۔ ایضاً
۱۱۔ شرح مسلم للنووی، ج۵، ص۹۵
۱۲۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۴۸۹
(۱۳) i مسلم، الجنائز، رقم ۲۱۹۶، ص۳۶۷
ii بخاری، الجنائز، رقم ۱۳۲۳، ص۱۰۳
iii ابوداؤد، الجنائز، رقم ۳۱۶۸، ص۱۴۶۱
iv مسند احمد، رقم ۲۲۴۴۷
۱۴۔ فیوض الباری، ج۵، ص۱۱۳
۱۵۔ ایضاً، ص۱۴
۱۶۔ عمدۃ القاری، ج۶، ص۱۸۰

(۴۷) عن ابن عمر ان رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

"الذی تفوته صلاۃ العصر کانما و تر اهله و ماله" (۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس آدمی سے عصر کی نماز فوت ہوگئی۔ گویا کہ اس کے گھر والے اور اس کا مال ہلاک ہوگیا۔

مسائل ونصائح:

☆ نمازِ عصر کی خصوصی طور پر حفاظت کرنی چاہیے اور اسے وقت پر ادا کرنا چاہیے۔ (۱۸)

☆ نمازِ عصر کی ادائیگی میں سستی کرنے والے پر بڑا سخت گناہ ہے۔

☆ صلوٰۃ وسطٰی سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (۱۹)

☆ دُنیا کا تمام مال آخرت کیلئے ایک ادنیٰ نیکی سے حقیر ہے۔ (۲۰)

☆ نمازِ فجر اور عصر کے وقت ملائکہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ (۲۱)

☆ دنیا کے کاموں میں مصروفیت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا بہت بڑی فضیلت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے فضیلت عطا کرتا ہے۔ (۲۲)

---

(۱۷) i مسلم، المساجد، رقم ۱۴۱۷، ص ۲۴۷ — ii بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۲، ص ۴۵

iii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۴۱۴، ص ۱۲۵۴ — iv مسند احمد، رقم ۵۷۸۴

نقدِ سند: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا ہے اور زہری نے سالم اور انہوں نے اپنے والد سے اور والد نے نبی کریم ﷺ سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

۱۸۔ البقرۃ ۲: ۲۳۸ — ۱۹۔ فتح الباری، ج ۲، ص ۳۱

۲۰۔ ایضاً — ۲۱۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۵۵

۲۲۔ i۔ ایضاً — ii۔ البقرۃ ۲: ۱۰۵ — iii۔ آل عمران ۳: ۷۴

(۴۸) حدثنا ابو ھریرۃ قال قال محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم.

"اما یخشی الذی یرفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ راس حمار" (۲۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کیا وہ آدمی اس بات سے نہیں ڈرتا جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر سے تبدیل کردے۔

مسائل ونصائح:

☆ مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔

☆ امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سر اٹھانا گناہ ہے۔

☆ اس امت میں مسخ ممکن ہے۔ (۲۴)

☆ اس امت میں مسخ خاص ہے عام نہیں ہے یعنی پوری امت مسخ کردی جائے، یہ نہیں ہو گا۔ (۲۵)

☆ امام سے پہلے سر اٹھانے کو معمولی نہ سمجھا جائے۔

☆ امام سے پہلے سر اٹھانا گدھے کی حماقت کی طرح ہے۔ (۲۶)

☆ مقتدی کیلئے امام کے منصب کا لحاظ کرنا لازم ہے۔ (۲۷)

☆ امام کی ظاہری وباطنی متابعت واجب ہے۔

☆ قرب قیامت لوگوں کی شکلیں بدلیں گی۔ (۲۸)

---

(۲۳) i مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۳، ص ۱۸۱ ii بخاری، الاذان، رقم ۶۹۱، ص ۵۵
iii نسائی، الامامۃ، رقم ۸۲۹، ص ۲۱۴۰ iv مسند احمد، رقم ۱۰۵۵۱

۲۴۔ فیض الباری، ج ۳، ص ۳۴۱ ۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ انوار الباری، ج ۱۵، ص ۱۷۱ ۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۳۱۲

(۴۹) ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:

"مثل المهجر كمثل الذى يهدى البدنة ثم كالذى يهدى بقرة ثم كالذى يهدى الكبش ثم كالذى يهدى الدجاجة ثم كالذى يهدى البيضة" (۲۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(جمعہ کیلئے) جلدی آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا دنبے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد مرغی پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ جمعۃ المبارک کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

☆ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے جلدی آنے والے کیلئے ثواب واجر زیادہ ہے۔ (۳۰)

☆ جمعۃ المبارک کی عظمت بہت زیادہ ہے۔

☆ خطبہ جمعہ میں شرکت واجب ہے۔ (۳۱)

☆ خطبہ جمعہ توجہ سے سننا چاہیے۔ (۳۲)

☆ خطبہ جمعہ کے وقت خاموش رہنا چاہیے۔ (۳۳)

---

(۲۹) i مسلم، الجمعۃ، ۱۹۸۴، ص ۳۳۲ ‏ ii بخاری، الجمعۃ، ۹۲۹، ص ۷۳

iii نسائی، الجمعۃ، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ص ۲۱۷۸ ‏ iv مسند احمد، رقم ۷۲۶۲، ۷۷۷۲

۳۰۔ عمدۃ القاری، ج ۵، ص ۹۸ ‏ ۳۱۔ فتح الباری، ج ۲، ص ۴۰۷

۳۲۔ انوار الباری، ج ۱۷، ص ۱۱۰ ‏ ۳۳۔ فیوض الباری، ج ۴، ص ۶۷

(۵۰) عن عائشة رضی الله عنها انها قالت سئل رسول الله ﷺ عن سترة المصلی فقال:

"مثل مؤخرة الرحل."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۳۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مثل ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ نمازی کو اپنے سامنے کسی چیز کی اوٹ اور آڑ بنانا مستحب ہے تاکہ اس کی نظر سترہ کے پار نہ جائے اور آگے سے گزرنے والے کو تکلیف نہ ہو۔ (۳۵)

☆ جب گزرنے والے اور نمازی کے درمیان سترہ ہو تو گزرنا جائز ہے۔ (۳۶)

☆ نمازی کے آگے سے بغیر سترہ کے گزرنا سخت گناہ ہے۔ (۳۷)

☆ سترہ کی لمبائی ایک ہاتھ یا اس سے زائد اور موٹائی کم از کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہیے۔ (۳۸)

☆ پتھر اوپر تلے جمع کر کے بھی سترہ کے طور پر رکھے جا سکتے ہیں۔ (۳۹)

☆ عصا کو بھی بطور سترہ سامنے رکھا جا سکتا ہے۔ (۴۰)

☆ اگر کوئی چیز نہ ملے تو سامنے خط کھینچ کر سترہ بنایا جا سکتا ہے۔ (۴۱)

☆ نمازی کو سترہ کے دائیں یا بائیں طرف نماز پڑھنی چاہیے۔ (۴۲)

---

(۳۴) i مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۱۱۳، ص ۲۰۲ ii ترمذی، الصلاۃ، رقم ۳۳۵، ص ۱۶۷۳

iii ابوداؤد، الصلاۃ، رقم ۶۸۵، ص ۱۲۷۳ iv مسند احمد، رقم ۱۲۳۸۸

۳۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۲۱۶ ۳۶۔ فتح الملہم، ج ۳، ص ۲۶۴

۳۷۔ شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۳۲۴ ۳۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۲۱۶

۳۹۔ شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۳۲۲ ۴۰۔ فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۵۵

۴۱۔ ایضاً ۴۲۔ فتح الملہم، ج ۳، ص ۲۶۳

☆نمازی کے سجدہ کی جگہ سے گزرنا مکروہ ہے۔(۴۳)

☆صحرا میں یا مسجد کبیر (جس کا طول وعرض بیس گز یا اس سے زائد ہو) میں نمازی کے آگے سے اس کی سجدہ گاہ سے بغیر سترہ کے گزرنا مکروہ ہے۔(۴۴)

☆گھر میں یا مسجد صغیر (جس کا طول وعرض بیس گز سے کم ہو)(۴۵) میں نمازی اور دیوار قبلہ کے درمیان سے گزرنا مکروہ ہے۔(۴۶)

☆بغیر سترہ کے دو یا تین صفیں چھوڑ کر گزرنا جائز ہے۔(۴۷)

(۵۱) عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول الله ﷺ فقال:

"مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس."(۴۸)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

کیا وجہ ہے کہ میں تم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسا کہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆نماز کو سکون واطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔(۴۹)

☆نماز میں ہاتھ کے اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔(۵۰)

☆حالت نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھا جائے۔(۵۱)

۴۳۔عنایۃ علی هامش فتح القدیر، ج۱،ص۳۵۳ ۴۴۔درمختار، ج۱،ص۵۹۳

۴۵۔ردالمحتار علی درالمختار، ج۱،ص۵۹۳ ۴۶۔درمختار، ج۱،ص۵۹۳

۴۷۔عنایۃ، ج۱،ص۳۵۳

(۴۸) i مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۸،ص۱۸۱ ii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۱۰۰۰،ص۱۲۹۷

iii نسائی، السھو، رقم ۱۱۸۵،ص۲۱۶۴ iv مسند احمد، رقم ۲۱۰۱۸، ۲۱۰۸۳

۴۹۔فتح الملھم، ج۳،ص۳۱۷ ۵۰۔شرح مسلم للنووی، ج۴،ص۱۵۳

۵۱۔مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۷،ص۷۴۷

☆اسکنوا فی الصلوٰۃ کا حکم عام ہے۔ اوراس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کیا جائے۔(۵۲)

☆گھوڑے دمیں بار بار ہلاتے ہیں، اس لیے نماز میں بار بار رفع یدین نہ کیا جائے۔(۵۳)

☆نہی رفع یدین میں سبب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔(۵۴)

(۵۲) **عن عبداللہ ابن عباس فقال انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول :**

"انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف"(۵۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی مشکیں باندھے نماز ادا کر رہا ہو۔

مسائل ونصائح:

☆نماز کی حالت میں کپڑے موڑنا یا اڑسنا یا بال سنوارنا منع ہے۔(۵۶)

☆بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنا منع ہے۔(۵۷)

☆کہنیوں تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۵۸)

☆نماز کی حالت میں کپڑا لٹکانا منع ہے۔(۵۹)

☆نماز کی حالت میں بھی نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا چاہیے۔(۶۰)

☆مسلمان جس برائی کو مٹا سکتا ہے مٹائے خواہ نماز کی حالت میں ہو۔(۶۱)

۵۲۔ فتح الملہم، ج۳، ص۳۱۷ ۵۳۔ ایضاً ۵۴۔ ایضاً

(۵۵) i مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۱۰۱، ص۲۰۰ iii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۶۴۷، ص۱۲۷۱

iii نسائی، التطبیق، رقم ۱۱۱۰، ص۲۱۵۸ iv مسند احمد، رقم ۲۷۶۸

۵۶۔ مسلم، الصلوٰۃ، رقم ۱۰۹۵، ص۲۰۰ ۵۷۔ شرح مسلم للنووی، ج۴، ص۲۰۹

۵۸۔ شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۱۳۰۲ ۵۹۔ مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۰۹۹، ص۲۰۰

۶۰۔ شرح مسلم للنووی، ج۴، ص۲۰۹ ۶۱۔ ایضاً

☆ خبر واحد مقبول ہے۔(۶۲)
☆ بالوں کے جوڑے بنانے سے شیطان کو بیٹھنے کی جگہ ملتی ہے۔(۶۳)
☆ ہمیں سنت طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنی چاہیے۔
☆ نماز پڑھنے کیلئے غیر ضروری چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

روزہ:

(۵۳) **عن ابی ایوب الانصاری، ان رسول الله صلی اللهعلیه و آله وسلم قال:**
"من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدهر"
قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۶۴) *

ترجمہ: حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جو رمضان کے روزوں کے ساتھ شوال کے چھ روزے بھی رکھے وہ ایسے ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھے۔

مسائل ونصائح:

☆ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔(۶۵)
☆ یہ چھ روزے عید الفطر کے بعد خواہ متصل رکھے جائیں یا متفرق رکھے جائیں دونوں طرح جائز ہے۔ (۶۶)
☆ عید الفطر کے بعد متواتر روزے رکھنا افضل ہے۔(۶۷)
☆ شوال کے چھ روزے عید الفطر کے بعد رکھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ سنت رسول ہے۔(۶۸)
☆ ان چھ روزوں کا ثواب دو مہینے روزے رکھنے کے برابر ہے۔(۶۹)
☆ رمضان کے بعد یہ چھ روزے رکھنا ایسے ہی ہے جیسے پورے سال کے روزے رکھنا۔(۷۰)
☆ ہمیں شوال کے روزے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۶۲۔ شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۳۰۳ — ۶۳۔ فتح الملہم، ج ۳، ص ۶۴۶

(۶۴) i مسلم، الصیام، رقم ۲۷۵۸، ص ۴۵۶ — ii ترمذی، الصوم، رقم ۷۵۹، ص ۱۷۲۲
iii ابوداؤد، الصیام، رقم ۲۴۳۳، ص ۱۴۰۳ — iv مسند احمد، رقم ۲۳۵۹۲/۲۳۶۳۰

*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوب رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۶۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۸، ص ۵۹ — ۶۶۔ البحر الرائق، ج ۲، ص ۲۵۸
۶۷۔ شرح مسلم للنووی، ج ۸، ص ۵۹ — ۶۸۔ بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۷۸،
۶۹۔ شرح مسلم للنووی، ج ۸، ص ۵۹ — ۷۰۔ شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۱۹۴

متفرق:

(۵۴) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال :

"الاحسان ان تعبدالله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك "(۷۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھتا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ عبادت کرتے وقت توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہمارے ظاہر و باطن کو دیکھ رہا ہے۔(۷۲)

☆ عبادت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔(۷۳)

☆ عبادت کے ذریعے بندے کا ربط اللہ تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے۔(۷۴)

☆ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور ہمارے ذہن میں رہنا چاہیے۔(۷۵)

☆ عبادت اخلاص کے ساتھ کی جائے۔

☆ دنیا میں دیدارِ الٰہی ممکن نہیں ہے۔(۷۶)

---

(۷۱) i مسلم، الایمان، رقم ۹۳، ص ۳۳ — ii بخاری، التفسیر، رقم ۴۷۷۷، ص ۴۰۵

iii سنن ابی داؤد، السنة، رقم ۴۶۹۵، ص ۱۵۶۸ — ۷۲۔ نزھۃ القاری، ج۱، ص ۳۷۶

۷۳۔ ایضاً، ص ۳۷۸ — ۷۴۔ انوار الباری، ج ۴، ص ۱۶۴

۷۵۔ ایضاً — ۷۶۔ فیوض الباری، ج۱، ص ۲۲۰

(۵۵) عن عبدالله بن عمر ان رسول الله صلی اللہ علیہ و آله وسلم قال :

"انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعلقة ان عاهد علیها امسکها و ان اطلقها ذهبت" (۷۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قرآن مجید پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بندھا ہوا اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا ہو تو وہ رک جائے اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ چلا جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید کی تلاوت بلاناغہ کرنی چاہیے۔

☆ اگر قرآن مجید کو پڑھنا چھوڑ دیا جائے تو اس کے بھولنے کا خطرہ ہے۔(۷۸)

☆ حافظ قرآن کو اس کی تلاوت مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔

☆ قرآن مجید کے احکامات پر عمل پیرا رہنا چاہیے۔(۷۹)

☆ اگر اس کے احکامات کو نظر انداز کیا جائے تو یہ بھی آدمی کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔(۸۰)

☆ قرآن کو چھوڑنے والا گمراہی کی طرف چلا جاتا ہے۔

☆ قرآن مجید کو یاد کر کے بھول جانا آفت ہے۔(۸۱)

---

(۷۷) i مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۳۹، ص ۳۰۹ ii بخاری، فضائل القرآن، رقم ۵۰۳۱، ص ۴۳۶
iii مسند احمد، رقم ۴۶۶۵ / ۴۷۵۹

۷۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۷۵ ۷۹۔ فتح الباری، ج ۹، ص ۷۹

۸۰۔ ایضاً ۸۱۔ نزہۃ القاری، ج ۵، ص ۲۷۰

فصل سوم

لسانی عبادات

(۵۶)عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول لله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

"مثل المومن الذی یقراء القرآن مثل الا تر جة ریحها طیب وطعمها طیب و مثل المومن الذی لا یقراء القرآن مثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقراء القرآن مثل الریحانة ریحهاطیب؟ وطعمها مرومثل المنافق الذی لا یقراء القرآن کمثل الحنظلة لیس لهاریح وطعمهامر"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کے قرآن مجید پڑھنے کی مثال ترنج کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ خوشگوار ہے۔اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے۔اور منافق کے قرآن پڑھنے کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور منافق کے قرآن نہ پڑھنے کی مثال حنظلہ کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

---

(۷) i مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۶۰، ص ۳۱۱ ii بخاری، فضائل القرآن، رقم ۵۰۲۰، ص ۴۳۵

iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۵، ص ۱۹۳۹ iv ابوداؤد، الاداب، رقم ۴۸۲۹، ص ۱۵۷۸

v ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۱۴، ص ۲۴۹۰ vi مسند احمد، ۴/۳۹۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبہ نے یہ حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مسلمان جوقرآن پڑھتااوراس پرعمل کرتا ہےاس کا ظاہروباطن پاکیزہ واچھا ہے۔(۲)

☆ایسامؤمن اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبے والا ہے۔

☆ایسا مسلمان جوقرآن پڑھتا ہےلیکن اس پرعمل نہیں کرتا، یہ بظاہراچھامعلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اچھانہیں ہے۔(۳)

☆ جومؤمن قرآن نہیں پڑھتا لیکن اس پرعمل کرتا ہے، یہ بظاہراچھانہیں،لیکن باطن کے لحاظ سے بہتر ہے۔(۴)

☆منافق قرآن پڑھنے والے کا ظاہری تاثراچھاہوتا ہےلیکن حقیقت میں یہ اچھانہیں ہوتا۔(۵)

☆ منافق جوقرآن نہیں پڑھتا،اس کا ظاہروباطن خراب ہے۔(٦)

(۵۷) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ ، والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحي والمیت"(۷)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کاذکر کیا جا تا ہےاوراس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکرنہیں کیا جاتا،ایسے ہے جیسے زندہ اورمردہ۔

۲۔عمدۃ القاری،ج۱۳،ص۵٦۳ ۳۔نزھۃ القاری،ج۵،ص۲٦۵

۴۔ایضاً ۵۔عمدۃ القاری،ج۱۳،ص۵٦۳

٦۔ایضاً

(۷) i مسلم،الصلاۃ،رقم ۱۸۲۳،ص۳۰٦ ii بخاری،الدعوات،رقم ٦۴۰۷،ص۵۳۸

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۸)

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے۔

☆ دلوں کا اطمینان ہی حقیقی زندگی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔(۹)

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر وقت کرتے رہنا چاہیے۔

☆ اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔(۱۰)

☆ جو ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ بظاہر زندہ لیکن حقیقت میں مردہ ہے۔

☆ ہمیں اپنی زبان، قلب اور جوارح سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔(۱۱)

(۵۸) عن نواس بن سمعان یقول سمعت النبی ﷺ یقول:

"یؤتی بالقرآن یوم القیامة واهله الذین کانوایعملون به " تقدمه سورة البقرةوآلِ عمران.

"وضرب لهما رسول لله صلی الله علیه وآله وسلم ثلاثة امثال مانسیتهن بعدقال کانهما غمامتان اوظلتان سوداوان ،بینهماشرق اوکانهماحزقان من طیرصواف،تحاجان عن صاحبهما".

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۱۲)

۸۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۴۹۱ ۹۔ الرعد۱۳: ۲۸

۱۰۔ فتح الباری، ج۱۱، ص۲۰۹ ۱۱۔ ایضاً

(۱۲) i مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۷۶، ص۳۱۴ ii ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۸۸۳، ص۱۹۴۱

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کو تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا اس کے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہونگی، رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں بیان فرمائیں جن کو میں آج تک نہیں بھولا، فرمایا وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل ہوں یا دو سیاہ سائبان ہوں جن کے درمیان روشنی ہو یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہوں وہ اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔

سند ترمذی: حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا هشام بن اسماعیل ابو عبدالملك العطار حدثنا محمد بن شعیب حدثنا ابراهیم بن سلیمان عن الولید بن عبدالرحمٰن عن جبیر بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی صلی الله علیه وسلم.

سند مسلم: (i) حدثنی الحسن بن علی الحلوانی حدثنا ابوتوبة وهو الربیع بن نافع حدثنا معاویة یعنی ابن سلام عن زید، عن ابا سلام یقول حدثنی ابو امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: (رقم: ۱۸۷۴)

(ii) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی اخبرنا. یحی بن حسان حدثنا معاویة بهذا الاسناد مثله. (رقم: ۱۸۷۵)

(iii) حدثنی اسحق بن منصور اخبرنا یزید بن عبد ربه حدثنا الولید بن مسلم عن محمد بن مهاجر عن الولید بن عبدالرحمن الجرشی عن جبیر بن نفیر قال سمعت النواس بن سمعان الکلابی یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول.

مسائل ونصائح:

☆ قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔(۱۳)

☆ ان دونوں سورتوں کے پڑھنے والے کو نور ہدایت اور بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۱۴)

☆ جو صرف قرآن مجید پڑھنا، لیکن نہ معانی سمجھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے، ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک مخلوق بادل کیطرح پیدا فرمائے گا جو اسے قیامت کی گرمی سے بچائے گی۔(۱۵)

☆ جو قرآن پڑھتا ہے اور معانی بھی سمجھتا ہے اس کیلئے روز محشر سائبان کی مثل مخلوق ہوگی جو اسے گرمی سے بچائے گی۔(۱۶)

☆ جو قرآن پڑھتا ہے اور معانی بھی سمجھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے پرندوں کی طرح مخلوق پیدا ہوگی۔ جو اسے گرمی سے بچائے گی۔(۱۷)

☆ سورہ بقرہ اور آل عمران کے پڑھنے کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔(۱۸)

☆ ان سورتوں کو پڑھنے والا جادو ٹونہ سے محفوظ رہے گا۔(۱۹)

☆ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی۔

☆ قرآن مجید اور ان دونوں سورتوں کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے۔

۱۳۔ الاتقان فی علوم القرآن، ج ۲، ص ۱۵۲، ۱۵۳
۱۴۔ فتح الملہم، ج ۵، ص ۲۴۸
۱۵۔ شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۵۸۴
۱۶۔ ایضاً
۱۷۔ ایضاً
۱۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۹۰
۱۹۔ فتح الملہم، ج ۵، ص ۲۵۰

باب سوم

اخلاق وفضائل

فصل اوّل	دعوت دین
فصل دوم	معاشرتی اخلاقیات
فصل سوم	فضائل

فصل اوّل

دعوت دین

(۵۹) عن انس بن مالك ان رسول اللهﷺ كان يدخل على ام حرام بنت ملحان يوما فقال :

" ناس من امتى عرضوا على غزاة فى سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة او مثل الملوك على الأسرة "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:
مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ سمندری جہاد افضل ترین جہاد ہے۔(۲)

☆ جہاد کرنے والے جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھیں گے۔(۳)

☆ حضور اکرمﷺ نے مستقبل کی پیشین گوئی فرمائی اور یہ معجزات نبویﷺ میں سے ہے۔

---

(۱) i مسلم، الامارۃ، رقم ۴۹۳۴، ص ۸۱۵ ii بخاری، الجہاد، رقم ۲۷۸۸، ص ۲۲۵
iii ابوداؤد، الجہاد، رقم ۲۴۹۰، ص ۱۴۰۷ iv ترمذی، فضائل الجہاد، رقم ۱۶۴۵، ص ۱۸۲۱
v نسائی، الجہاد، رقم ۳۱۷۳، ص ۲۲۹۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک کی خالہ ہیں۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۰، ص ۹۰ ۳۔ ایضاً ص ۸۸

☆ راہِ خدا میں موت شہادت ہے۔(۴)

☆ جہاد فی سبیل اللہ کی تمنا اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔(۵)

☆ شہادت کی موت افضل ترین موت ہے۔

☆ آپ ﷺ کو مستقبل کے ان غزوات کا علم دیا گیا۔(۶)

☆ نبی کریم ﷺ کا خواب وحی خدا ہوتی ہے۔(۷)

(۶۰) **عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ:**

" حرمة نسآء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتهم " (۸)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مجاہدین کی عورتوں کی عزت وحرمت گھروں میں رہنے والوں کیلئے ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی عزت ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مجاہدین کی عورتوں کو بُری نگاہ سے دیکھنا حرام ہے۔(۹)

☆ جو جہاد پر نہیں جاتے اور گھروں میں رہتے ہیں ان پر مجاہدین کے گھروں کی دیکھ بھال لازم ہے۔(۱۰)

☆ جو مجاہدین کے گھروں میں خیانت کرے گا وہ روز محشر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھے گا۔(۱۱)

☆ جس طرح اپنی ماؤں کی عزت واحترام لازم ہے اسی طرح مجاہدین کی بیویوں کی عزت واحترام بھی لازم ہے۔(۱۲)

☆ حرمت ابدی کے مسائل ان پر لاگو نہیں ہیں۔(۱۳)

۴۔ فیوض الباری، ج۱۱، ص۱۶۴ ۵۔ ایضاً

۶۔ عمدۃ القاری، ج۱۰، ص۸۸ ۷۔ ایضاً

(۸)۔ i مسلم، الامارۃ، رقم ۴۹۰۸، ص۸۱۶ ii ابوداود، الجهاد، رقم ۲۴۹۶، ص۱۴۰۸

iii نسائی، الجهاد، رقم ۳۱۹۱، ص۲۲۹۴ iv مسند احمد، رقم ۲۳۰۳۸

۹۔ شرح مسلم للنووی، ج۱۳، ص۴۱ ۱۰۔ مسلم، الامارۃ، رقم ۴۹۰۸، ص۱۰۱۷

۱۱۔ شرح مسلم للنووی، ج۱۳، ص۴۲ ۱۲۔ محولہ بالا ۱۳۔ النسآء ۴: ۲۳، ۲۴

(۶۱) عن ابن جریر بن عبداللہ عن ابیه قال قال رسول اللہ ﷺ :

"من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بهابعده کتب الله مثل اجر من عمل بهاولاینقص من اجورهم شیء ومن سن فی الاسلام سنة سیئة فعمل بها بعده کتب علیه مثل وزره من عمل بهاولاینقص من اوزارهم شیء"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱۴)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کیلئے اس عمل کرنے والے کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر اس عمل کرنے والے کے گناہ کے برابر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

مسائل ونصائح:

☆ نیک کاموں کو ایجاد کرنا مستحب ہے۔(۱۵)

☆ بُرے کاموں کو ایجاد کرنا حرام ہے۔(۱۶)

☆ جس شخص نے کوئی نیک عمل ایجاد کیا تو اس کو قیامت تک اس نیکی پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملتا رہے گا۔(۱۷)

---

(۱۴) i مسلم، العلم، رقم ۶۸۰۰، ص ۱۱۰۲ ii ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۵، ص ۱۹۲۱

iii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۰۳، ص ۲۴۸۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت جریر بن عبداللہ سے اور طریقوں سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ منذر بن جریر بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی ﷺ سے بھی مروی ہے۔

۱۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۰۴ ۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ مرقات، ج ۱، ص ۲۳۳

☆ جس شخص نے کسی برائی کو ایجاد کیا تو قیامت تک اس برائی کا گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔ (۱۸)

☆ حضور اکرم ﷺ کی تعلیم سے قیامت تک جو مسلمان نیک عمل کرتے رہیں گے ان تمام مسلمانوں کی نیکیوں کا اجر حضور اکرم ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ (۱۹)

☆ کل محدثة ضلالة و کل بدعة ضلالة سے مراد بدعت باطلہ و مذمومہ ہے۔ (۲۰)

☆ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔واجبہ ۲۔مندوبہ ۳۔محرمہ ۴۔مکروہۃ ۵۔مباحۃ (۲۱)

☆ نیک کاموں کے کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

(۶۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قيل للنبی ﷺ يقول :

" مثل المجاهد فی سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لا يفتر من صيام ولا صلاة حتى يرجع المجاهد فی سبيل الله تعالىٰ" .

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۲۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار، قیام کرنے والا اور اللہ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو اور روزہ و نماز سے تھکنے والا نہ ہو۔

۱۸۔ایضاً ۱۹۔ایضاً

۲۰۔شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۰۴ ۲۱۔ایضاً، ۱۰۵

(۲۲) i مسلم، الامارۃ، رقم ۴۸۶۹، ص ۸۰۴ ii ترمذی، فضائل الجہاد، رقم ۱۶۱۹، ص ۱۸۱۸

iii مسند احمد، رقم ۹۹۲۸، ۱۰۰۰۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طرق سے بھی مروی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔(۲۳)

☆ نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنا افضل ترین اعمال ہیں۔(۲۴)

☆ جہاد کرنا ان تینوں سے بھی افضل ہے اور اس کا انعام ان سے زیادہ ہے۔(۲۵)

☆ شہید کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا ذمہ لیا ہے۔(۲۶)

☆ شہداء کی ارواح کو اللہ تعالیٰ مرتے ہی جنت میں داخل فرمادے گا۔(۲۷)

☆ شہید کو اللہ تعالیٰ اتنی عزت ومرتبے سے نوازے گا کہ وہ بار بار شہادت کی آرزو کرے گا۔(۲۸)

۲۳۔شرح صحیح مسلم، ج۵،ص۸۸۶ ۲۴۔شرح مسلم للنووی، ج۱۳،ص۲۵

۲۵۔ایضاً ۲۶۔التوبۃ ۹:۱۱۱

۲۷۔شرح صحیح مسلم، ج۵،ص۸۸۳ ۲۸۔مسلم، الامارۃ، رقم ۴۸۶۷،ص۸۰۴

فصل دوم

معاشرتی اخلاقیات

(۶۳) عن النعمان بن بشیر قال سمعته یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول :

" فمن اتقی الشبهات استبراء لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمٰی یوشك ان یرتع فیه "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو شبہ ڈالنے والی چیز سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کرلی اور جو شبہ ڈالنے والی چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو کسی دوسرے کی چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو قریب ہے کہ جانور اس چراگاہ سے بھی چرلیں۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمان پر حلال وحرام کی تمیز کرنا لازمی ہے۔(۲)

☆ جس چیز کی حلت وحرمت واضح نہ ہو اس سے بچنا دینی فریضہ ہے۔

---

(۱)۔i مسلم، المساقاۃ، رقم ۴۰۹۴، ص ۷۶۳ ii بخاری، البیوع، رقم ۲۰۵۱، ص ۱۶۰

iii ترمذی، البیوع، رقم ۱۲۰۵، ص ۱۷۷۲ iv ابوداؤد، البیوع، رقم ۳۳۲۹/ ۳۳۳۰، ص ۱۴۷۳

v نسائی، البیوع، رقم ۴۴۵۸، ص ۲۳۷۷ vi مسند احمد، رقم ۱۸۳۹۶، ۱۸۴۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبی سے نعمان بن بشیر کے علاوہ اور طرق سے بھی مروی ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱، ص ۴۳۸

☆مشتبہات سے بچنے والا اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔(۳)

☆مشتبہات سے بچنا اپنی عزت محفوظ کرنا ہے۔(۴)

☆تفہیم دین کیلئے اشتباہ والی اشیاء میں جرح وتعدیل کرنا جائز ہے۔(۵)

☆مشتبہات سے نہ بچنے والا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆اسلام میں کسی اور کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔

☆اشیاء کی تین اقسام ہیں: ۱۔حلال ۲۔حرام ۳۔مشتبہات (۶)

☆اشتباہ والی اشیاء میں دلائل سے حلت وحرمت واضح ہو جائے تو عمل کرنا جائز ہے۔(۷)

(۶۴) حدثنا حذیفة قال حدثنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

" ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل الوکت ثم ینام النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل الجمل کجمر دحرجته علی رجلك فنفط فتراه منتبرا ولیس فیه شئی"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۸)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی تھوڑی دیر سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی۔اس کا ہلکا سا نشان نقطہ کی طرح رہ جائے گا۔پھر ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔اس کا نشان ایک انگارہ کی طرح رہ جائے گا،جس طرح کہ ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکا وے اور کھال پھول کر چھالے کی شکل اختیار کرلے اور اس کے اندر کچھ نہ ہو۔

۳۔فتح الباری،ج۳،ص۲۹۱ ۴۔ایضاً ۵۔ایضاً

۶۔عمدۃ القاری،ج۱،ص۴۳۸ ۷۔ایضاً

(۸) i مسلم،الایمان،رقم ۳۶۷،ص۷۸ ii بخاری،الرقاق،رقم ۶۴۹۷،ص۵۴۵

iii ترمذی،الفتن،رقم ۲۱۷۹،ص۱۸۷۰ iv۔ابن ماجہ،الفتن،رقم ۴۰۵۳،ص۲۷۲۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆قرب قیامت امانت اٹھ جائے گی۔
☆مسلمانوں کا فرائض وواجبات کو پورا نہ کرنا اور منھیات سے نہ رکنا علامات قیامت میں سے ہے۔(۹)
☆ایسی صورت میں مسلمانوں کے دل نور ایمان سے خالی ہو جائیں گے۔(۱۰)
☆امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام آگ کا عذاب ہے۔
☆امانت کا قائم رکھنا لوازمات ایمان میں سے ہے۔(۱۱)
☆مسلمانوں کو امانت کو قائم رکھنا چاہیے۔(۱۲)

(۶۵) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم انه قال :
" لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین "(۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
مؤمن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

مسائل ونصائح:

☆مؤمن کو جہاں سے ایک دفعہ دھوکا ملے دوبارہ وہاں سے اجتناب کرنا چاہیے۔
☆مسلمان کو اپنے امور حکمت ودانائی سے چلانے چاہیے(۱۴)
☆مؤمن تجربات سے سبق سیکھتا ہے۔(۱۵)

۹۔عمدۃ القاری، ج۱۵،ص۵۶۹ — ۱۰۔ایضاً،ص۵۷۰
۱۱۔فتح الباری، ج۱۱،ص۳۳۴ — ۱۲۔نزھۃ القاری، ج۵،ص۶۶۴
(۱۳) i مسلم، الزھد، رقم ۷۴۹۸،ص۱۲۲۲ — ii بخاری، الادب، رقم ۶۱۳۳،ص۵۱۷
iii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۶۲،ص۱۵۸۰ — iv مسند احمد، رقم ۸۹۳۷
۱۴۔فتح الباری، ج۱۰،ص۵۲۸ — ۱۵۔ایضاً

☆ آدمی کو اپنے دینی و دنیاوی امور میں غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔(۱۶)
☆ مؤمن کو اگر کسی گناہ کی سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت میں اسے دوبارہ سزا نہیں ملے گی۔
☆ مؤمن اپنے امور میں غور و فکر کر کے عمل کرتا ہے۔
☆ غافل مؤمن بغیر سوچے سمجھے اپنے امور سرانجام دیتا ہے۔اور دوبارہ دھوکا کھا جاتا ہے۔(۱۷)
☆ شریر آدمی سے نرمی نہ کی جائے اور اس پر اعتماد نہ کیا جائے۔(۱۸)

(٦٦) حدثنا ابو اسامة عن بريدة عن بردة عن ابی موسی عن النبی ﷺ قال :

"انما مثل الجليس الصالح والجليس السوء كحامل المسك ونافخ الكير فحامل المسك اماان يحذيك و اماان تبتاع منه و اماان تجد منه ريحا طيبة ونافخ الكير اماان يحرق ثيابك و اماان تجد ريحا خبيثة ."(۱۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
نیک ہم نشین اور برے ہمنشین کی مثال خوشبو والے اور بھٹی دھنکانے والے کی طرح ہے۔پس خوشبو والا اگر تو اس سے کچھ نہ بھی خریدے تو عمدہ خوشبو کو اس سے پا ہی لے گا اور بھٹی دھونکانے والا وہ یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو ناپسندیدہ بو پائے گا۔

مسائل ونصائح:

☆ نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے۔
☆ بُرے آدمی کی صحبت سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔
☆ مشک پاک اور طیب چیز ہے۔(۲۰)

۱۶۔عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۲۶۷ ۱۷۔ایضاً، ص۲۶۸
۱۸۔فتح الباری، ج۱۰، ص۵۲۸
(۱۹) i مسلم،البر،رقم ۶۶۹۲،ص۱۰۸۴ ii بخاری،الذبائح والصید،رقم ۵۵۳۴،ص۴۷۶
iii ابوداؤد،الادب ،رقم ۴۸۲۹ ،ص۱۵۷۸ iv مسند احمد،رقم ۴/۴۰۴
۲۰۔نزھۃ القاری، ج۳، ص۴۶۳

☆ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اگر دوست اچھے ہوں تو خود بھی اچھا ہوگا اوراگر وہ بُرے ہوں گے تو خود بھی بُرا ہوگا (۲۱)

☆ نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ (۲۲)

☆ بُرے آدمیوں کی دوستی اور بیٹھک سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (۲۳)

☆ بُری مجلس سے بچنے سے آدمی کا دین اور دنیا محفوظ ہوتی ہے۔ (۲۴)

☆ اچھی مجلس میں بیٹھنے سے بندہ کو دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ (۲۵)

(٦٧) عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

" المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا . "

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح(۲٦)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے۔

۲۱۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۳۷٦ ۲۲۔ فتح الباری، ج ۴، ص ۳۲۴

۲۳۔ ایضاً ۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ ایضاً

(۲٦) i مسلم، البر والصلۃ، رقم ٦۵۸۵، ص ۱۰۷۰ ii بخاری، المظالم، رقم ۲۴۴٦، ص ۱۹۲

iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۲۸، ص ۱۸۴٦

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ اہل ایمان ایک دوسرے کیلئے سکون ومضبوطی کا باعث ہیں۔(۲۷)

☆ تمام اہل اسلام کیلئے لازم ہے کہ اتحاد کو برقرار رکھیں۔(۲۸)

☆ اتحاد کو توڑنے والا ذلیل ورسوا ہوگا۔(۲۹)

☆ وعظ ونصیحت کے دوران مثال دینے اور سمجھانے کیلئے تشبیک دینا جائز ہے۔(۳۰)

☆ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں تفریق وتخریب کا باعث بنے۔(۳۱)

☆ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے دنیا وآخرت میں معاون ومددگار رہے۔(۳۲)

(۴۸) عن ابی هريرة: ان رسول الله ﷺ قال:

"ان العبد ليتكلم بالكلمة ما يتبين فيها يهوى بها في النار ابعد ما بين المشرق والمغرب"(۳۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بندہ بعض اوقات ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے

مسائل ونصائح:

☆ بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔

☆ بغیر تفکر وتدبر کے کی ہوئی بات سے بعض دفعہ بھاری نقصان ہوجاتا ہے۔(۳۴)

۲۷۔ الصف ۶۱: ۴ ۔ ۲۸۔ آل عمران ۳: ۱۰۳

۲۹۔ ایضا: ۱۰۵ ۔ ۳۰۔ فیوض الباری، ج۲، ص۱۹۴

۳۱۔ ایضاً ۔ ۳۲۔ فتح الباری، ج۱۰، ص۴۵۰

(۳۳) i مسلم، الزہد، رقم ۷۴۸۱۸۲، ص۱۲۱۹ ii- بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۷۷، ص۵۴۴

iii- ترمذی، الرقاق، رقم ۲۳۱۴، ص۱۸۸۵

۳۴۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۵۵۳

☆ کسی لفظ کو زبان پر لانے سے پہلے عواقب پر غور وفکر کرنا چاہے۔

☆ جس بات سے نقصان ہو وہ نہ کرنا بہتر ہے۔(۳۵)

☆ زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔(۳۶)

☆ اسلام میں فحش اور برائی والا کلام جائز نہیں ہے۔(۳۷)

☆ انسان جس کلام کے حسن وقباحت سے واقف نہ ہو اسے زبان پر نہ لائے۔(۳۸)

(۶۹) عن عدی بن حاتم قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :

"اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة".(۳۹)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

مسائل ونصائح:

☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔(۴۰)

☆ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

☆ سائل حقیقی کو سختی سے جواب دینا جائز نہیں ہے۔(۴۱)

☆ غریب ومسکین وکمزور لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔(۴۲)

☆ اچھی بات کرنے سے قلب کی صفائی وپاکیزگی میں اضافہ ہوتا ہے۔(۴۳)

☆ بندہ کو قول وفعل کے ساتھ صدقہ اور نیکی کمانے پر حریص رہنا چاہیے۔(۴۴)

۳۴۔عمدۃ القاری، ج۱۵،ص۵۵۳ ۳۵۔ایضاً

۳۶۔فتح الباری، ج۱۱،ص۳۰۹ ۳۷۔ایضاً،ص۳۱۱ ۳۸۔ایضاً

(۳۹) i۔مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۴۹،ص۳۹۴ ii۔بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۶۳،ص۵۴۹
iii۔نسائی، الزکوۃ، رقم ۲۵۵۴،ص۲۲۵۳

۴۰۔عمدۃ القاری، ج۶،ص۳۷۵ ۴۱۔الضحیٰ ۹۳:۱۰

۴۲۔فیوض الباری، ج۶،ص۲۷ ۴۳۔عمدۃ القاری، ج۶،ص۳۷۵

۴۴۔فتح الباری، ج۳،ص۲۸۳

(۷۰) عن عبداللہ بن عمر یقول : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اخبرونی بشجرۃ شبہ او کالرجل المسلم ،لا یتحاث ورقھا؟ "(۴۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اس کے پتے نہیں جھڑتے ۔

مسائل ونصائح:

☆ طلبہ اور مستفیدین کو متوجہ رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔
☆ علم کے شوقین کا ذوقِ علم بڑھانے کیلئے ان سے سوالات کیے جائیں۔(۴۶)
☆ سوال کرنے کا مقصد مسئول کو پریشان کرنا یا مغالطہ میں ڈالنا نہیں ہونا چاہیے۔(۴۷)
☆ امتحان لینے کیلئے اپنے شاگردوں یا اصحاب سے سوال کرنا جائز ہے۔(۴۸)
☆ اپنے اساتذہ، شیوخ یا بڑوں کے سامنے خاموش رہنا بہترین عمل ہے۔(۴۹)
☆ مثالیں دے کر مسائل کو سمجھانا بہترین تبلیغ علم ہے۔
☆ مسلمان اخلاق وعادات اور حسن اعمال میں مستقل مزاج ہوتا ہے۔(۵۰)
☆ کھجور کے درخت کی طرح مسلمان بھی اپنی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دوسروں کیلئے سر چشمہ خیر بن سکتا ہے۔(۵۱)
☆ جیسے کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہیں اسی طرح مؤمن کے دل میں ایمان بڑا گہرا ہوتا ہے۔(۵۲)
☆ سوال کرنا عدم علمیت پر دلالت نہیں کرتا۔
☆ مؤمن ہمیشہ سچا، کھرا، ملنسار، خوش مزاج اور دوسروں کیلئے نافع ہوتا ہے۔(۵۳)
☆ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ کسی کیلئے نقصان کا باعث نہ ہو۔(۵۴)

---

(۴۵) i- مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۱۰۲، ص ۱۱۵۷ ii- بخاری، العلم، رقم ۶۱ ،۷۲، ص ۷، ۹
iii- مسند احمد، رقم ۶۴۷۷

۴۶۔ انوار الباری، ج ۵، ص ۵۱ ۴۷۔ ایضاً
۴۸۔ فیوض الباری، ج ۱، ص ۲۴۱ ۴۹۔ ایضاً
۵۰۔ انوار الباری، ج ۵، ص ۵۱ ۵۱۔ ایضاً
۵۲۔ فیوض الباری، ج ۱، ص ۲۴۱ ۵۳۔ عمدۃ القاری، ج ۲، ص ۲۰ ۵۴۔ ایضاً

(۷۱) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
"مثل المؤمنین فی توادھم و تراحمھم وتعا طفھم مثل الجسد
اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی" (۵۵)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مؤمن بندوں کی مثال ان کی آپس میں محبت، اتحاد اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کے سارے جسم کو نیند نہ آئے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مؤمن کا اپنے مؤمن بھائی کے ساتھ معاملہ محبت وشفقت والا ہونا چاہے۔ (۵۶)

☆ اہل ایمان کو ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔

☆ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ (۵۷)

☆ مسلمان کی مسلمان کے ساتھ ہمدردی ایمان کی بنیاد پر ہونی چاہیے کسی اور سبب سے نہیں ہونی چاہیے۔ (۵۸)

☆ اہل اسلام کو ایک دوسرے کیلئے سکون وراحت کا باعث ہونا چاہیے۔ (۵۹)

☆ ایمان اور تکالیف ومصائب لازم وملزوم ہیں۔ کیونکہ ایمان اصل اور تکلیف اس کی فرع ہیں جیسا کہ جسم اصل اور اعضاء اس کی فرع ہیں۔ (۶۰)

---

(۵۵) i مسلم، البر والصلۃ، رقم ۶۵۸۶، ص ۱۰۷۱ ii بخاری، الادب، رقم ۶۰۱۱، ص ۵۰۹
iii مسند احمد، رقم ۱۸۴۰۱، ۱۸۴۰۳، ۱۸۴۰۸

۵۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۱۷۵ ۵۷۔ ایضاً، ص ۱۷۶

۵۸۔ فتح الباری، ج ۱۰، ۴۳۹ ۵۹۔ ایضاً

۶۰۔ ایضاً، ص ۴۴۰

(۴۷)عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :

"الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۶۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مؤمن دنیا میں حرام شہوات سے بچتا ہے۔(۶۲)

☆ دنیا میں اہل ایمان کو سخت اور مشکل عبادات کا مکلّف بنایا گیا ہے۔(۶۳)

☆ یہ مرنے کے بعد مشقت سے آزاد ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو دائمی نعمتیں ان کیلئے تیار کر رکھی ہیں اس کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔(۶۴)

☆ کافر کیلئے جو بھی عیش و آرام ہے وہ صرف دنیا میں ہے۔(۶۵)

☆ آخرت میں کفار کو دائمی عذاب ہوگا۔(۶۶)

☆ کافر کیلئے آخرت کے مقابلے میں دنیا جنت ہے۔

☆مؤمن کیلئے آخرت کے مقابلے میں دنیا قید خانہ ہے۔

---

(۶۱) i مسلم ،الزھد والرقاق، رقم ۷۴۱۷،ص ۱۲۱۰ ii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۲۴،ص ۱۸۸۵
iii مسند، رقم ۸۲۹۶، ۹۰۶۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔

۶۲۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۸،ص ۹۳ ۶۳۔اکمال اکمال المعلم، ج ۷،ص ۲۸۵
۶۴۔ایضاً ۶۵۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۸،ص ۸۳
۶۶۔ایضاً

(۷۳) عن سلیمان بن بریدة عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال

" من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیر و دمه "(۶۷)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے نردشیر (چوسر) کھیلا اس کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگا۔

مسائل ونصائح:

☆ چوسر کھیلنا حرام ہے۔(۶۸)

☆ ہر وہ کھیل جس میں قمار ہو وہ حرام ہے۔(۶۹)

☆ چوسر اور حرام کھیلنے والے کی گواہی قبول نہیں ہے۔(۷۰)

☆ جس کھیل کی مشغولیت سے انسان نمازوں اور خدا کی یاد سے غافل ہو وہ ناجائز ہے۔(۷۱)

☆ ایسا کھیل جس سے جنگی چالوں کی مشق ہوتی ہو وہ جائز ہے۔(۷۲)

☆ جو کھیل شرط لگا کر کھیلا جائے وہ حرام ہے۔(۷۳)

☆ ایسا کھیل جس سے کوئی دینی فائدہ حاصل نہ ہو اور نہ اس کھیل کی ضرورت ہو اس کا چھوڑ دینا اولیٰ ہے۔(۷۴)

☆ جسمانی ورزش اور باہمی دلچسپی کے کھیل جن سے کسی غیر شرعی فعل کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اور نہ کوئی عبادت ضائع ہوتی ہو وہ جائز ہیں۔(۷۵)

---

(۶۷) i مسلم، الشعر، رقم ۵۸۹۶، ص ۹۵۵ ii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۹۳۹، ص ۱۵۸۵

iii مسند احمد، رقم ۲۳۰۳۹

۶۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۵، ص ۱۵ ۶۹۔ المغنی، ج ۱۰، ص ۱۷۱

۷۰۔ ایضاً ۷۱۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۶۳۸

۷۲۔ المغنی، ج ۱۰، ص ۱۷۲ ۷۳۔ المآئدہ ۵: ۹۰

۷۴۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۶۳۸ ۷۵۔ درمختار، ج ۵، ص ۳۴۷

(۷۴) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :
" تقیٔ الارض افلاذ کبدها امثا ل الاسطوان من الذهب و الفضة " (۷۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کی قے کردے گی گویا کہ وہ سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ قرب قیامت لوگوں کے پاس مال ودولت بہت زیادہ ہوگا۔(۷۷)
☆ زمین کے خزانے جتنے ہیں وہ لوگوں کے ہاتھ آ جائیں گے۔(۷۸)
☆ مال کی کثرت ہوجائے گی اورزکوۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔(۷۹)
☆ جب کسی فرض کی ادائیگی کا محل نہ ہوتو وہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔(۸۰)
☆ جب زکوۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا تو زکوۃ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔(۸۱)

(۷۵) عن همام بن حارث فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
"اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوههم التراب" (۸۲)

ترجمہ: حضرت ھمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو۔

مسائل ونصائح:

☆ بے جا تعریف کرنا یا کسی طمع کی وجہ سے تعریف کرنا منع ہے۔(۸۳)
☆ کسی آدمی کی ایسی تعریف کرنا جس کے وہ لائق نہیں ہے وہ حرام ہے۔(۸۴)

---

(۷۶) i مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۴۱، ص ۳۹۲ ii ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۰۸، ص ۱۸۷۴

۷۷۔ شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۹۸ ۷۸۔ ایضاً

۷۹۔ شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۹۳۹ ۸۰۔ ایضاً ۸۱۔ ایضاً

(۸۲) i. مسلم، الزھد، رقم ۷۵۰۶، ص ۱۲۲۳ ii. ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۰۴، ص ۱۵۷۷

۸۳۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۱۲۶ ۸۴۔ آل عمران ۳: ۱۸۸

☆ جھوٹی تعریف کرنے والوں کو روکنا چاہیے۔(۸۵)

☆ کسی نیک خصلت کے حصول یا اس کی زیادتی کیلئے یا کسی کو اس نیک خصلت پر برقرار رکھنے، یا اس نیک خصلت کی اقتداء کیلئے اس کے منہ پر تعریف کرنا مستحب ہے۔(۸۶)

☆ ان اوصاف کے ساتھ تعریف کرنا جو موصوف میں موجود ہوں شرعاً جائز ہے۔(۸۷)

(۷۶) عن ابی هریرة ،بحدیث یرفعه قال :

" الناس معادن کمعادن الفضة والذهب "(۸۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح ہیں۔

مسائل و نصائح:

☆ بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو نفع دینے والے ہیں۔(۸۹)

☆ سخی کی سخاوت ہر حال میں برقرار رہتی ہے۔(۹۰)

☆ اچھائی کا وصف حالات کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتا۔(۹۱)

☆ فقیہ ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔(۹۲)

☆ جس طرح سونا چاندی ہمیشہ فائدہ دینے والے ہیں اسی طرح اچھے لوگ بھی ہر حال میں فائدہ دیتے ہیں۔

۸۵۔ فتح الباری، ج۱۰، ص۴۷۸ ۸۶۔ شرح مسلم للنووی، ج۱۸، ص۱۲۶

۸۷۔ فتح الباری، ج۱۰، ص۴۷۸

(۸۸) i مسلم، البر، رقم ۶۷۰۹، ص۱۰۸۷ ii مسند احمد، رقم ۲۶۰/۲

۸۹۔ آل عمران ۳: ۱۳۴ ۹۰۔ الدھر ۷۶: ۸، ۹

۹۱۔ آل عمران ۳: ۱۴۰ ۹۲۔ بخاری، العلم، رقم ۷۱، ص۸

(۷۷) حدثنا جابر بن عبدالله ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل علی ام السائب، فقال :

"لا تسبی الحمی فانہاتذھب خطایابنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید" (۹۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ام سائب کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا:

بخار کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمان کیلئے بیماری باعث رحمت ہے۔ (۹۴)

☆ مصائب، پریشانیاں، تکالیف اور بیماریاں مسلمان کے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (۹۵)

☆ ان چیزوں سے اہل اسلام کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ (۹۶)

☆ جس کو جتنی تکالیف اور پریشانیاں پہنچتی ہیں اس کے اتنے ہی زیادہ درجات بلند ہوتے ہیں۔ (۹۷)

☆ سب سے زیادہ درد اور تکلیف میں مبتلا انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کو اجر دوگنا ملتا ہے۔ (۹۸)

---

(۹۳) i مسلم، البر، رقم ۶۵۷۰، ص ۱۰۶۸ ii مسند احمد، رقم ۳/۳۶۴

۹۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۲۸ ۹۵۔ مسلم، البر، رقم ۶۵۶۳، ص ۱۰۶۷

۹۶۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۲۸ ۹۷۔ مسلم، البر، رقم ۶۵۵۹، ص ۱۰۶۶

۹۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۲۹

(۷۸) عن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

"انما مثلكم ومثلهم كمثل رجل استرعى ابلاً وغنما فرعاها ثم تحين سقيها فاوردها حوضا فشرعت فيه فشربت صفوه وتركت كدره فصفوه لكم وكدره عليهم" (۹۹)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک تمہاری اوران کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کیلئے لے لیں پھران جانوروں کے پانی پینے کا وقت دیکھ کران کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کردیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا۔تو کیا صاف چیزیں تمہارے لیے ہیں اور تلچھٹ ان (امیروں) کیلئے ہیں؟

مسائل ونصائح:

☆ تمام مسلمانوں کیلئے امیر کی اطاعت لازم ہے۔(۱۰۰)

☆ مسلمان امراء کی تخفیف کرنا جائز نہیں ہے۔(۱۰۱)

☆ سلب (دوران جنگ مقتول سے جو مال چھینا جاتا ہے) کا قاتل کیلئے ہونا کوئی ابدی قاعدہ نہیں ہے بلکہ یہ امام کی مرضی پر موقوف ہے خواہ وہ قاتل کودے یا نہ دے۔(۱۰۲)

☆ امام قاتل سے سلب کا مال تعزیراً لے سکتا ہے۔(۱۰۳)

☆ خلیفہ وقت کو امراء مسلمین کی عزت واحترام کا خیال رکھنا چاہیے۔(۱۰۴)

---

(۹۹) مسلم، الجہاد، رقم ۴۵۷۰، ص ۷۴۵
۱۰۰۔ النسآء ۴: ۵۹
۱۰۱۔ مسلم، الجہاد، رقم ۴۵۷۰، ص ۷۴۵
۱۰۲۔ فتح القدیر، ج ۵، ص ۲۵۱
۱۰۳۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۲، ص ۶۴
۱۰۴۔ ایضاً

فصل سوم

فضائل

(۷۹) عن انس ان رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

" فضل عائشة علی النسآء کفضل الثرید علی سائر الطعام "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے کھانا ثرید کی تمام کھانوں پر۔

مسائل ونصائح:

☆ ثرید افضل ترین کھانا ہے۔(۲)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ترین خاتون ہیں۔

☆ آپ ﷺ کو کھانے میں ثرید اور عورتوں میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پسند تھیں۔(۳)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امہات المؤمنین میں سے اپنے وقت میں حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند تھیں۔

---

(۱) i مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۲۹۹، ص ۱۰۱۹

ii بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۷۶۹، ص ۳۰۶

iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۸۸۷، ص ۲۰۴۹ iv ابن ماجہ، الاطعمۃ، رقم ۳۲۸۱، ص ۲۶۷۵

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۴۹۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۱۰۹

(۸۰) عن جابر بن عبدالله ان اعرابیا بایع رسول اللهﷺ :فقال :

" انما المدينة كالكير تنفي خبثها وينصع طيبها"

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح(۴)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث چیز یعنی میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف ستھرا بناتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مدینہ منورہ خیر و برکت کا شہر ہے۔

☆ مدینہ منورہ کو حضور اکرم ﷺ تمام شہروں سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔(۵)

☆ مسلمانوں کو مدینہ منورہ خالص بنا دیتا ہے۔(۶)

☆ منافق، گمراہ، بے دین مدینہ منورہ سے اطمینان قلب حاصل نہیں کرسکتا۔

☆ اہل ایمان کیلئے مدینہ اطمینان کی جگہ ہے۔

☆ مدینہ منورہ کو برا بھلا کہنے والا بد بخت ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی اور اس شہر اور اس کے رہنے والوں کی فضیلت دائمی ہے۔(۷)

---

(۴) i مسلم، الحج، رقم ۳۳۵۵،ص ۵۵۰ ii بخاری، الاحکام، رقم ۷۲۰۹،ص ۶۰۱

iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۹۲۰،ص ۲۰۵۲ iv مسند احمد، رقم ۱۵۱۳۴/۲۱۶۹۳

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۔ فیوض الباری، ج ۷،ص ۱۱۱ ۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶،ص ۴۵۷

۷۔ فتح الباری، ج ۱۳،ص ۲۰۰

(۸۱) عن ابی هریرة یقول : قال رسول لله صلی اللهعلیه وآله وسلم:

" بینما رجل یسوق بقرة لـه قـد حمل علیها ، التفتت الیه البقرة فقالت انی لم اخلق لهذا ولکنی انماخلقت للحرث فقال الناس سبحان اللـه تعجبها وفرعا أ بقرة تکلم ؟ فقال رسول لله صلی اللهعلیه وآله وسلم فانی اومن به وابو بکر وعمر"

قال ابو هریرة قال رسول لله صلی اللهعلیه وآله وسلم:

" بینا راع فی غنمه عدا علیه الذئب فأخذ منها شاة فطلبه الراعی حتی استقذهامنه فالتفت الیه الذئب فقال له : من لها یوم السبع ، یوم لیس لها راع غیری ؟

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی ایک بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا! کیا بیل بھی بولتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑی اور لے

---

(۸) i بخاری،فضائل اصحاب النبی ﷺ،رقم ۳۶۹۰،ص ۳۰۰ ii مسلم،فضائل الصحابۃ،رقم ۶۱۸۳،ص ۱۰۰۰
iii ترمذی،المناقب،رقم ۳۶۹۵،ص ۲۰۳۲ iv مسند احمد،رقم ۷۳۵۵

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گیا تو اس چرواہے نے اس بھیڑیے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔

مسائل ونصائح:

☆ جو جانور جس کام کیلئے ہے اس سے وہی کام لیا جائے۔

☆ جانوروں کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

☆ جانوروں کو دوسرے کے ظلم سے بچانا ہم تمام پر لازم ہے۔

☆ اللہ کے حکم سے جانور بھی بول سکتے ہیں۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہر بات کو سچا سمجھنا ایمان ہے۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان کامل اور آپ فضیلت والے ہیں۔(۹)

☆ رب تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔(۱۰)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔(۱۱)

۹۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۴۵

۱۰۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۵۵، ص ۲۹۷ ۱۱۔ ایضاً

(۸۲) عن ابی سعید خدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون وعلیھم قمص منھاما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلک ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ، قالوا : ماذا اولت ذلک یا رسول اللہ ؟ قال " الدین "(۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں سورہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور ان کے بدنوں پر کُرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے کُرتے چھاتی تک ہیں اور کچھ کے کُرتے اس سے نیچے تک ہیں اور پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گزرے، اور وہ اتنا لمبا کُرتا پہنے ہوئے ہیں کہ وہ زمین پر گھسٹتا چلا جارہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا: دین۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔(iv)

☆ نبی کریم ﷺ کو لوگوں کے حالات پر آگاہ کیا گیا تھا۔

☆ نبی کریم ﷺ تعبیر کا علم رکھتے تھے۔

☆ لوگوں کے درجات مختلف ہیں۔

☆ جو دین پر جتنا عمل کرے گا اس کا درجہ اتنا ہی اعلیٰ ہوگا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل دین والے تھے۔ (v)

---

(۱۲) i- مسلم، فضائل الصحابہ، رقم ۶۱۸۹، ص ۱۰۰۱

ii- بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۹۱، ص ۳۰۰ iii- ترمذی، الرؤیا، رقم ۲۲۵۸، ص ۱۸۸۲

iv- فتح الباری، جلد ۷، ص ۴۶ v- عمدۃ القاری، جلد ۱۱، ص ۴۲۲

(۸۳)عن حمزة بن عبدالله بن عمر بن الخطاب عن ابيه ، عن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قال :

" بينا انانائم اذر أيت قدحااتيت به ، فيه لبن . فشربت منه حتى انى لأرى الرى يجرى فى اظفارى ثم اعطيت فضلى عمر بن الخطاب . قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله ؟ قال "العلم"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث صحيح (۱۳)

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں سو رہا تھا میں نے ایک پیالہ دیکھا، جو میری طرف لایا گیا، اس پیالے میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

مسائل ونصائح:

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شان نبی کریم ﷺ کے سبب سے ملی۔
☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت علم وتقویٰ کے ذریعے حاصل ہوئی۔
☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیض نبوت عطا ہوا۔
☆ علم نافع کیلئے استاد یا شیخ کی توجہ کا حاصل ہونا ضروری ہے۔
☆ علم کے تمام سرچشمے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے پھوٹتے ہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے علوم عطا ہوئے۔
☆ علم سے جسم اور روح کو تازگی اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔
☆ بدن کی غذا دودھ اور روح کی غذا علم ہے۔ (۱۴)
☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب وسنت کا کامل علم حاصل تھا۔ (۱۵)

---

(۱۳) i مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۱۹۰ ص ۱۰۰۱ ii بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۸۱ ص ۲۲۹
iii ترمذی، الرؤیا، رقم ۲۲۸۴ ص ۱۸۸۲

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر حدیث صحیح ہے۔

۱۴۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۴۶ ۱۵۔ ایضاً

(۸۴) عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" لاتسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفۃ "(۱۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد (ایک کلو) خیرات کرنے کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ کے نصف مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محترم ہیں۔
☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینا یا برا کہنا حرام ہے۔
☆ امت محمدیہ کے اعلیٰ ترین لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔(۱۷)
☆ غیر صحابی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔
☆ حضور اکرم ﷺ کو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پیار تھا۔
☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک دوسرے کو گالی دینا بھی ناجائز ہے۔(۱۸)
☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام کے تمام سخی تھے۔

---

(۱۶) i مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۴۸۷، ص ۱۰۵۵ ii بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۷۳، ص ۲۹۹
iii ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۶۵۸، ص ۱۵۶۵ iv مسند احمد، رقم ۱۱۰۷۹
۱۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۴۰۶ ۱۸۔ ایضاً

(۸۵) عن سعدبن وقاص عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ لعلی:

" اما ترضٰی ان تکون منی بمنزله هارون من موسٰی غیرا انه لا نبی بعدی " (۱۹)

ترجمہ: حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔

☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔

☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

---

(۱۹) i مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۸، ص ۱۰۰۶ ii بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱
iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۲۰۳۵

باب چہارم

متفرق

متفرق

(۸٦) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" تجدون الناس کابل مائة لا یجد الرجل فیها راحلة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم لوگوں کو پاؤ گے جیسے کہ سو اونٹ ہوں اور ان میں سے آدمی کی سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ قربِ قیامت اہل ایمان کی کمی ہوگی۔

☆ امت محمدیہ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ صالحین اور اصحاب فضیلت لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔ (۲)

☆ قرب قیامت کمینہ صفت لوگوں کی اکثریت ہوگی۔ (۳)

☆ آخر وقت میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی کہ جن کی صحبت اصلاح سے خالی ہوگی۔ (۴)

☆ جب دینی احکامات کی لوگ پرواہ نہیں کریں گے تو قیامت قریب ہوگی۔ (۵)

☆ قرب قیامت کفار مقدار میں زیادہ ہوں گے۔ (٦)

☆ آخر وقت میں ذہین فطین، صاحب علم وفضل، دین دار، خدا ترس اور لوگوں کے خیر خواہوں کی کمی ہوگی۔ (۷)

---

(۱) i مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۴۹۹، ص ۱۰۵۷ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۹۸، ص ۵۴۵

iii ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۲، ص ۱۹۴۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵

۴۔ ایضاً ۵۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱

٦۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵ ۷۔ نزهة القاری، ج ۵، ص ۶۶۴

(۸۷) عن ابی هریرة رضی اللہ عنہا قال قال رسول اللہ ﷺ:

" کافل الیتیم له او لغیره انا وهو کهاتین فی الجنة واشارمالك بالسبابة والوسطیٰ "(۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی بھی یتیم بچے کی کفالت کرنے والا ، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو کوئی بھی ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

مسائل ونصائح:

☆ یتیم کی کفالت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ درجات عطا کرے گا۔(۹)

☆ یتیم کی کفالت اپنے مال سے کرنے کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۱۰)

☆ ولی اگر یتیم کے مال سے ہی ایمان داری سے اس کی پرورش کرے تو ایسے بندے کیلئے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔(۱۱)

☆ یتیم کا مال ناجائز طور پر کھانا حرام ہے۔(۱۲)

☆ یتیم کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اور ان کی تعلیم وتربیت احسن طریقہ سے کرنی چاہیے۔(۱۳)

☆ یتیم کی ضروریات کو پورا کرنا ہمارا دینی ،اخلاقی اور معاشرتی فریضہ ہے۔(۱۴)

---

(۸) i مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۹، ص ۱۲۱۸ ii مسند احمد ، رقم ۸۸۹۰

۹۔شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۸۶۸ ۱۰۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۱۱۳

۱۱۔النسآء ۴: ۶ ۱۲۔ایضاً: ۱۰

۱۳۔ایضاً: ۸ ۱۴۔الدھر ۷۶: ۸

خلاصہ بحث

قرآن وحدیث ذریعہ ہدایت ونجات ہیں۔ان دونوں کا اندازِ تبلیغ سب سے اعلیٰ ہے۔چونکہ دونوں کا مقصود لوگوں کو گمراہی سے بچانا اور سیدھی راہ دکھلانا ہے، اس لیے قرآن وحدیث میں زیادہ تر عام فہم اندازِ تبلیغ اپنایا گیا ہے۔ان تمام ذرائع میں امثال کے ساتھ بات سمجھانا ہر دور میں آسان ترین ذریعہ تفہیم رہا ہے۔اور امثال کے ساتھ بات سمجھانا ہر زمانہ میں مقبول ترین ذریعہ رہا ہے۔

اس لیے قرآن مجید میں بہت سارے احکام وامور مثالیں دے کر سمجھائے گئے ہیں۔قرآن مجید کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ نے بھی اس ذریعہ کو اپنایا اور لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کیلئے مثالیں بیان فرمائیں۔حدیث کی کوئی کتاب ایسی نہیں ملے گی، بلکہ کتب احادیث میں کوئی موضوع ایسا نہیں ہوگا، جس میں مثالیں بیان نہ ہوئی ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے ہر مشکل موضوع کو مثال کے ذریعے آسان بنایا اور ہر موضوع کی امثال بیان فرمائیں۔یہ مثالیں بڑی بڑی ضخیم کتب میں بکھری ہوئی ہیں، اس لیے امثال الحدیث ایک وسیع موضوع ہے، جس کا احاطہ کرنا ایک نہایت مشکل کام ہے اور اس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں اس لیے اس کتاب میں کتب احادیث صحاح ستہ میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم شریف سے امثال کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔اس کتاب میں امثال الحدیث کو مختلف ابواب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔پھر ہر باب کے تحت مختلف فصول اور فصول میں بھی مختلف عنوان کے تحت امثال الحدیث کو جمع کیا گیا ہے۔

کتاب کے ابواب درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

۱۔عقائد　　　　۲۔عبادات

۳۔اخلاق وفضائل　　　　۴۔متفرق

مذکورہ ابواب میں پہلا باب پانچ فصول، دوسرا اور تیسرا باب تین تین فصول پر

مشتمل ہے اور آخری باب متفرقات پر مشتمل ہے۔ فصول کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

باب اول:

۱۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ ۲۔انبیاء علیہم السلام

۳۔ایمان، کفر، نفاق، فتن ۴۔موت، قیامت، جنت، دوزخ

۵۔متفرق

باب دوم:

۱۔مالی عبادات ۲۔بدنی عبادات (نماز، روزہ، متفرق)

۳۔لسانی عبادات

باب سوم:

۱۔دعوت دین ۲۔معاشرتی اخلاقیات ۳۔فضائل

سفارشات

☆ مثالوں کے ذریعے بات سمجھنا تفہیم کا بہترین اور سادہ طریقہ ہے اس لیے دین اسلام کی تفہیم کیلئے نبی کریم ﷺ نے جو امثال بیان کی ہیں، ان سے حاصل ہونے والے مسائل، نصیحتوں اور مسائل کو سادہ مفہوم میں بیان کرنا دین فہمی کیلئے ضروری ہے۔ اس لیے اس موضوع پر کام وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆ اُمثال الحدیث ایک وسیع اور دقیق موضوع ہے اس لیے اس موضوع پر جامع و مانع انداز میں لکھنے کی ضرورت ہے۔

☆ اس کتاب میں امثال الحدیث کی تخریج، نقد سند اور مسائل ونصائح کے حوالہ سے گفتگو کی گئی ہے، اور اس موضوع پر دوسرے پہلوؤں سے تحقیق کی ضرورت ہے۔

☆ اس کتاب میں صرف صحیح مسلم کی احادیث پر کام کیا گیا ہے، جبکہ اس سے پہلے میں نے صحیح بخاری شریف سے ''امثال صحیح بخاری'' کے نام سے احادیث پر کام کیا۔ ان کے علاوہ دوسری کتب احادیث کے حوالہ سے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ صحیح بخاری کی امثال پر مسائل ونصائح کے حوالے سے مصنف کے علم و جستجو اور تلاش کی حد تک پہلے کام نہیں ہوا۔ اس لیے یہ ایک نیا اور مشکل کام تھا۔ البتہ اس موضوع پر آئندہ لکھنے والوں کیلئے یہ کتاب رہنمائی کرے گی۔

☆ اس کتاب میں امثال الحدیث پر مسائل ونصائح کے حوالے سے کام کیا گیا ہے اور امثال الحدیث پر درج ذیل عنوانات کے تحت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ امثال الحدیث میں ترغیبات
۲۔ امثال الحدیث میں ترہیبات
۳۔ امثال الحدیث میں فقہی مسائل
۴۔ امثال الحدیث، مستنبط مسائل اور عصر حاضر میں اطلاق
۵۔ امثال الحدیث، مستقبل کے حالات وواقعات اور امت مسلمہ کا لائحہ عمل

☆ اس کتاب کو تحریر کرنے کیلئے کتب احادیث کی شروح کا مطالعہ بلاتفریق مسلک ومکتبہ فکر کیا گیا ہے اور آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں سے بھی گذارش ہے کہ وہ ہر مکتبہ فکر و مسلک کے علماء کی کتب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆ اس موضوع پر تحقیق اپنی پسند وناپسند سے بالاتر ہوکر کی گئی ہے۔ اور مختلف شروح کے مطالعہ سے جو چیز واضح ہوئی اسے زیب قرطاس کیا گیا ہے۔ اس لیے آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں سے بھی گذارش ہے کہ وہ دیانتداری سے کتب شروح کا مطالعہ کریں، اور جو چیز تحقیق میں واضح ہو، اسے بلاکم وکاست منظر عام پر لائیں اور اپنی پسند وناپسند یا مسلکی وابستگی کو تحقیق میں شامل نہ ہونے دیں۔

☆ اس موضوع پر کام کرنے کیلئے زیادہ تر تحقیق کتب شروح حدیث سے کی گئی ہے، کتب شروح کے ساتھ ساتھ قرآن مجید سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں سے بھی التماس ہے کہ وہ کتب شروح کے ساتھ ساتھ قرآن مجید سے بھی استفادہ ضرور کریں۔

☆ اس موضوع پر تحقیق کے دوران وہ مثالیں جو فقہی مسائل کے حوالے سے تھیں، ان کے مسائل ونصائح تحریر کرنے میں فقہی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ کتب شروح احادیث کے ساتھ ساتھ دوسری کتب فنون سے بھی استفادہ ضرور کریں۔

☆ علم حدیث کے موضوع پر لکھنے والوں سے التماس ہے کہ اس موضوع پر لکھنے کے ساتھ ساتھ حدیث کی فنی حیثیت پر گفتگو ضرور کریں۔

☆ آج کا دور مختلف فتنوں کے ظہور کا دور ہے۔ جن میں سے فتنہ انکار حدیث اور استخفاف حدیث خاص طور پر پنپ رہے ہیں۔ اس لیے جب بھی احادیث کے موضوع پر کوئی قلم اٹھائے تو ان فتنوں کو ضرور مدنظر رکھے اور حدیث کی ضرورت واہمیت کو اجاگر

کرنے کی سعی کرے۔

☆ احادیث کے موضوع پر کام کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ اس موضوع پر کام کرتے ہوئے دو مقصد سامنے رکھیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ۲۔ مخلوق خدا کی رہنمائی کرنا

☆ اس موضوع پر لکھنے والے خود بھی احادیث پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب ضرور دیں۔

☆ کتاب کے قاری اس میں موجود خامیوں کو مؤلف کی خطا اور خوبیوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھیں۔

☆ اس کتاب کے پڑھنے والوں سے استدعا ہے کہ وہ مؤلف اور مؤلف کے اساتذہ کرام کے لیے علم وعمل اور بخشش کی دعا ضرور کریں۔

اشاریہ احادیث

اشاریہ احادیث

اتقوا النار ولو بشق ... ۷۱، ۱۰۳

احیانا یأتینی فی مثل ... ۳۷

اخبرونی بشجر کالرجل ... ۱۵، ۱۰۵

اذااعتق امته... ۷۲

اذا تقرب منی ... ۲۰

اذا رایتم المداحین ... ۱۰۸

ارء یتم لوان نهرا... ۷۳

الاحسان ان تعبدالله... ۸۳

الارواح جنود مجندة ... ۶۲

الذی تفوته صلاة... ۷۶

اما ترضی ان تکون ... ۲۴، ۱۱۹

ان امامکم حوض... ۲۹

اماانکم سترون... ۱۸

اما یخشی الذی یرفع... ۷۷

ان الجنة لا یدخلها ... ۴۲، ۵۵

ان العبد لیتکلم بالکلمة... ۱۰۲

ان مثل ما بعثنی الله به... ۳۱

ان مثلی ومثل ما بعثنی ... ۳۳

انمامثل الجلیس... ۱۰۰

انما مثل صاحب القرآن... ۸۴

انمامثل هذا... ۸۱

انمامثلکم ومثلهم...	۱۱۱
انمامثلی و مثل امتی ...	۳۸
انماالمدینة کالکیر...	۱۱۳
انی حرمت المدینة...	۲۹
انی لاری مواقع ...	۴۹
بعثت انا والساعة ...	۵۲
بینا انانائم اذر أیت ...	۱۱۷
بینا انا نائم رأیت ...	۱۱۶
بینما رجل یسوق...	۱۱۴
تجدون الناس کابل...	۱۲۱
تعرض الفتن علی القلوب ...	۵۰
تقاتلون بین یدی...	۵۴
تقیء الارض افلاکبدها...	۱۰۸
جآء عصفورحتی وقع ...	۱۹،۲۷
حرمة نسآء المجاهدین...	۹۳
الدنیا سجن المؤمن...	۱۰۶
ذهبت بی الی السدرة...	۶۰
الساعی علی الارملة ...	۶۶
صنفان من اهل النار ...	۵۷
العائذفی هبته...	۶۸
غفرت خطایاه ...	۷۴
فاعطیت کل انسان...	۲۰
فایای لا یاتین ...	۳۹

فضل عائشة علی النسآء...	۱۱۲
فمن اتقی الشبهات...	۹۷
فی أصحابی اثنا عشر ...	۴۸
فینزل عیسیٰ بن مریم...	۳۴
کافل الیتیم له او لغیره ...	۱۲۲
کتاب الله عزوجل ...	۲۲
لاتسبوا اصحابی ...	۱۱۸
لا تسبی الحمی فانهاتذهب ...	۱۱۰
لأذودن عن حوضی...	۳۲
لأذودن عن حوضی...	۵۳
لا یلدغ المؤمن من جحر...	۹۹
مالی اراکم رافعی...	۸۰
مامثل الدنیا فی الآخرة...	۶۱
مامن مولود الایولد...	۴۶
مثل البخیل والمتصدق...	۷۰
مثل البیت الذی یذکر...	۸۶
مثل الذی یرجع...	۶۹
مثل المؤمن الذی یقرأ ...	۸۵
مثل المجاهد فی سبیل الله...	۹۵
مثل المنافق کمثل الشاة ...	۴۷
مثل المهجر کمثل...	۷۸
مثل المؤمن کمثل الخامة...	۴۳،۴۵
مثل المؤمنین فی توادهم...	۱۰۵

مثلی ومثل الانبیاء ...	۲٦
مثل مؤخرة الرحل ...	۷۹
من سن فی الاسلام...	۹۴
من صام رمضان ...	۸۲
من صلی علی جنازة...	۷۵
من لعب بالنردشیر...	۱۰۷
المؤمن للمؤمن کالبنیان...	۱۰۱
ناس من امتی...	۹۲
الناس معادن کمعادن...	۱۰۹
والذی نفس محمد ...	۳٦
یدخل الجنةاقوام ...	۵٦
یمرقون من الاسلام...	۴۴
ینام الرجل النومة...	۹۸
الید العلیا خیر ...	٦۵
یؤتی بالقرآن...	۸۸

مصادر ومراجع

مصادر و مراجع

قرآن حکیم

(۱)ابن ابو حاتم،عبدالرحمٰن،ابو محمد رازی،المراسیل،مطبوعه موسسة الرساله بیروت،ط۲،۱۹۸۲

(۲) ابن ابو حاتم،عبدالرحمٰن،ابو محمد رازی،الجرح والتعدیل،مطبوعه مجلس دائره المعارف العثمانیه ،حیدر آباد،ط۱،۱۹۵۲

(۳) ابن اثیر، عزالدین علی بن محمد، ابوالحسن الجزری، اسدالغابة فی معرفة الصحابة ، مطبوعه دارالکتب العلمیة،بیروت ،لبنان،ط ۲،۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء

(۴)ابن حبان،محمد، ابوحاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعه دارالمعرفة،بیروت، لبنان، ط۱ ، ۱۹۹۲ء .

(۵)ابن حبان،محمد، ابوحاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعه دارالمعرفة،بیروت، لبنان، ط۱ ، ۱۹۹۲ء .

(۶) ابن حجر عسقلانی ،احمد بن علی ،ابوالفضل شهاب الدین، تقریب التهذیب ،مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان،۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

(۷)ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی،ابوالفضل شهاب الدین، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعه نشرالکتب الاسلامیةلاهور ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

(۸)ابن حجر عسقلانی،احمد بن علی،ابو الفضل شهاب الدین،لسان المیزان،مطبوعه دائرة المعارف العثمانیه ،حیدر آباد،ط۱،۱۹۶۷

(۹) ابن حنبل، احمد، ابوعبدالله ، العلل ومعرفة الرجال ، مطبوعه الدار السلفیه بومبائی،الهند،ط۱،۱۹۸۸ء

(۱۰) ابن حنبل،احمد،ابوعبدالله، مسند الامام احمد بن حنبل ،مطبوعة دارالفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت ،لبنان،الطبعة الثانیة، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

(۱۱)ابن حنبل،احمد،ابو عبدالله، مسند الامام احمد بن حنبل،مطبوعة المطبعةالمیمنیة، القاهره، المصر، ۱۳۱۳ھ

(۱۲) ابن خیاط، ابو عمرو ، خلیفه، الطبقات ،مطبوعه دارطیبة الریاض ، السعودیة ،ط۱،۱۹۸۲ء

(۱۳)ابن سعد، محمد، ابوعبدالله، الطبقات الکبریٰ،مطبوعه دار صادر بیروت، لبنان، ۱۹۶۰ء

(۱۴) ابن عباس، عبدالله، تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی

(۱۵)ابن عدی ، عبدالله، ابواحمد الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، مطبوعه دارالفکر بیروت ، لبنان، ط۱، ۱۹۸۴ء

(۱۶) ابن ماجه،محمد بن یزید ،ابوعبدالله،سنن ابن ماجه (موسوعة الحدیث الشریف)،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۱۷)ابن معین،یحییٰ،ابو زکریا،معرفة الرجال،مطبوعه مجمع اللغة العربیه،دمشق،ط۱،۱۹۸۵

(۱۸)ابن مدینی، علی بن عبدالله بن جعفر ، ابوالحسن السعدی، العلل، مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت ، لبنان، ط ۲ ۱۹۸۰ء .

(۱۹) ابن نجیم، زین الدین حنفی،البحر الرائق ، مطبوعه مکتبه ماجدیه کوئٹه

(۲۰) ابن همام، کمال الدین ، فتح القدیر ، مطبوعه مکتبه نوریه رضویه سکهر .

(۲۱) ابو داود ،سلیمان بن اشعث،السجستانی،سنن ابی داؤد(موسوعة الحدیث الشریف)،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۲۲) ابوزرعة ، عبدالرحمن بن عمرو، الدمشقی، تاریخ ابی زرعة الدمشقی ، مطبوعة جامعه بغداد ، عراق ، ۱۹۷۳ء .

(۲۳) الازهری، محمد کرم شاه، تفسیر ضیاء القرآن ،مطبوعه ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور، ۱۴۰۰ھ

(۲۴) الطحان ، محمود، تیسیر مصطلح الحدیث(اردو)، مطبوعه مکتبه قدوسیه

لاھور،ط۲، ۱۹۹۹ء

(۲۵)امجدی، شریف الحق ، نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری ، مطبوعہ فریدبلٹ سٹال لاھور ، ط۱، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

(۲۶) بابرتی، محمد بن محمود، عنایۃ علی ھامش فتح القدیر ،مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر

(۲۷)بجنوری، احمد رضا، انوارالباری شرح صحیح البخاری ، ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان ، ۱۴۲۵ھ ء

(۲۸)بخاری،محمد بن اسماعیل،ابوعبداللہ،التاریخ الصغیر،مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت،لبنان،ط۱،۱۹۸۶ء

(۲۹)بخاری،محمد بن اسماعیل،ابوعبداللہ،التاریخ الکبیر،مطبوعہ دائرۃالمعارف العثمانیہ،حیدرآباد،الھند،ط۱،۱۹۴۳ء

(۳۰)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبداللہ،الجامع الصحیح البخاری(موسوعۃ الحدیث الشریف) ،مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع ،الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

(۳۱)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبداللہ،الجامع الصحیح للبخاری،مطبوعہ محمد علی صبیح القاھرہ،المصر

(۳۲)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبداللہ،الضعفاء الصغیر،مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت،ط۱،۱۹۸۶ء

(۳۳)برقانی،احمد بن محمد،ابوبکر،سئوالات البرقانی للدارقطنی،مطبوعہ نشرۃ احمد میاں تھانوی لاھور،باکستان،ط۱،۱۹۸۴ء

(۳۴)بیھقی ،احمدبن الحسین، ابوبکر، شعب الایمان ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان،ط ۱ ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء

(۳۵) ترمذی ،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،الجامع الترمذی(موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض ،المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

(۳۶)ترمذی،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،علل الترمذی،مطبوعہ عالم الکتب بیروت،ط۱،۱۹۸۹ء

(۳۷) تھانوی، شیخ محمد،التقریرات الرائعة علی النسائی علی ھامش سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی

(۳۸)جوزجانی،ابراھیم،ابو اسحاق،احوال الرجال،مطبوعہ موسسة الرسالہ بیروت،ط۱،۱۹۸۵ء

(۳۹)حاکم نیشا پوری،محمد بن عبداللہ،ابوعبداللہ،سوالات الحاکم النیسا بوری للدار قطنی،مطبوعہ مکتبة المعارف ،الریاض،ط۱،۱۹۸۴ء

(۴۰)حصکفی، محمد بن علی ، در مختار علی ھامش ردالمحتار ،مطبوعہ مطبع عثمانیہ، استنبول ، ۱۳۲۷ھ

(۴۱) ختلی، ابراھیم بن عبداللہ ، ابواسحاق، سؤالات ابن جنید،مطبوعہ مکتبة الدار المدینة المنورة، السعودیة، ۱۹۸۸ء

(۴۲) خطابی ، حمد بن محمد ، ابوسلیمان ،معالم السنن شرح سنن ابی داؤد ، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان،ط۱ ،۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء

(۴۳)خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابوبکر، تاریخ بغداد،مطبوعہ مکتبة الخانجی القاھرة، ط ۱ ،۱۹۳۰ء

(۴۴) دار قطنی، علی بن عمر ، ابوالحسن، الضعفاء والمتروکین ، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان ،۱۹۸۴ء

(۴۵)دار قطنی، علی بن عمر ، ابوالحسن،العلل،مطبوعہ دار طیبة الریاض،ط۱،۱۹۸۵ء

(۴۶) دارمی ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن،ابو محمد،سنن دارمی،،مطبوعہ دارالمغنی للنشر والتوزیع ،الریاض،السعودیہ،ط۱، ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

(۴۷)دارمی،عثمان بن سعید،تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین،مطبوعہ مرکز البحث العلمی مکة المکرمة،ط۱،۱۹۸۰ء

(۴۸)دشتانی، محمد بن خلفہ، ابوعبداللہ ، اکمال اکمال العلم، مطبوعہ دارالکتب

العلمیه بیروت ، لبنان
(۴۹)ذهبی،احمد بن عثمان،ابو عبدالله،میزان الاعتدال فی نقد الرجال،مکتبة عیسیٰ البابی الحلبی القاهره،ط۱،۱۹۶۳ء
(۵۰)ذهبی، محمد بن احمد ، شمس الدین ،سیر اعلام النبلاء ، مطبوعه دارالفکر بیروت ،لبنان،ط۱،۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء.
(۵۱)رضوی، محمود احمد ، فیوض الباری شرح صحیح البخاری ، مطبوعه مکتبه رضوان لاهور ، معلوم ندارد .
(۵۲) سبکی، محمد خطاب ، محمود، المنهل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داؤد ، مطبوعه مؤسسة التاریخ العربی بیروت،لبنان
(۵۳)سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن،مطبوعه فرید بلک سٹال لاهور، ط ۳، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء
(۵۴) سعیدی، غلام رسول ،تذکرة المحدثین، ط ۲، مطبوعه فرید بلک سٹال لاهور ،۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
(۵۵)سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، مطبوعه فرید بلک سٹال لاهور ،ط ۹، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء .
(۵۶) سندهی، حاشیة سنن النسائی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، معلوم ندارد
(۵۷)سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر ،جلال الدین ، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، مطبوعه میر محمد کتب خانه کراچی، ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء.
(۵۸) سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر،جلال الدین، زهر الربی علی هامش سنن النسائی، مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی ،معلوم ندارد
(۵۹) شاذلی ، علی بن سلیمان ، نفع قوت المغتذی علی هامش جامع الترمذی، مطبوعه مکتبه رحمانیه لاهور
(۶۰)شامی، محمد امین ،ابن عابدین، ردالمحتار علی در المختار ،مطبوعه مطبع عثمانیه استنبول ، ۱۳۲۷ھ
(۶۱)عبدالرزاق، ابن الهمام، ابوبکر الصنعانی، المصنف، مطبوعه المکتب

الاسلامی، بیروت، لبنان، ط۱، ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء

(۶۲)عثمانی، شبیر احمد ،فتح الملھم، مطبوعہ مکتبۃ دارالعلوم کراچی، کراچی، ۱۴۲۴ھ

(۶۳)عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن ، مطبوعہ دارالعلوم کراچی، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء

(۶۴)عجلی،احمد بن عبداللہ،ابو الحسن،تاریخ الثقات،مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،ط۱،۱۹۸۴ء

(۶۵)عظیم آبادی، شمس الحق ، ابوطیب ،عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ط۱،۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء

(۶۶)عقیلی،محمد بن عمرو،ابو جعفر،الضعفاء الکبیر،مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،ط۱،۱۹۸۴ء

(۶۷)علوی ، عبدالرؤف، مختصر شرح جامع ترمذی،مطبوعہ مکتبۃ العلم لاھور

(۶۸)علی قاری، بن سلطان ، ملّا ، مرقات، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ۱۳۹۰ھ

(۶۹)عینی،محمود ،ابومحمد بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ، مطبوعہ دارالحدیث ملتان ،معلوم ندارد

(۷۰) کاسانی، ابوبکر بن مسعود، علاؤ الدین، بدائع الصنائع ،مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۴۰۰ھ

(۷۱)کاندھلوی ، زکریا بن یحیٰ ، محمد ، بذل المجھود فی حل ابی داؤد، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان

(۷۲)کاندھلوی ، محمد ادریس ، حجیت حدیث ، مطبوعہ ایم ثناء اللہ خان اینڈ سنز ریلوے روڈ لاھور

(۷۳) کشمیری، محمد انور شاہ، العرف الشذی شرح سنن الترمذی، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ، لبنان ،ط ۱ ، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

(۷۴)مبارکپوری ، عبدالرحمن ، ابوالعلاء محمد، تحفۃ الاحوذی ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ، لبنان ، ط۳، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

(۷۵)مزی،جمال الدین یوسف،ابوالحجاج،تهذیب الکمال فی اسماء الرجال،مطبوعه موسسة الرسالة بیروت،ط ۱،۱۹۹۲ء

(۷۶) مسلم ،ابن حجاج،القشیری،الجامع الصحیح المسلم،دار الکتاب العربی،۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

(۷۷)مودودی، ابوالاعلیٰ ،تفهیم القرآن ، مطبوعه اداره ترجمان القرآن ، لاهور ،ط ۱،۱۴۲۱ھ /۲۰۰۰ء

(۷۸) نسائی، احمد بن علی بن شعیب، ابوعبدالرحمن، الضعفاء والمتروکین، مطبوعه دارالمعرفة،بیروت،لبنان،۱۹۸۶ء

(۷۹) نسائی،شعیب بن علی،ابوعبدالرحمن احمد ،سنن النسائی (موسوعة الحدیث الشریف)، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۸۰)نووی ، یحي بن شرف، ابوزکریا، شرح صحیح مسلم للنووی ، مطبوعه مکتبة الغزالی دمشق / مؤسسة مناهل العرفان بیروت،لبنان

(۸۱)وحید الزمان خان ، مختصر شرح نووی مترجم ، مطبوعه خالد احسان پبلشرز لاهور، ط ۱،۱۹۸۱ء

(۸۲)وحید الزمان خان، فوائدسنن ابن ماجه علی ها مش سنن ابن ماجه ، مطبوعه مهتاب کمپنی لاهور

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمتِ شان پر ایک جامع کتاب

خزینۃ العلم والعرفان

تالیف

پیر سیّد محمد اکبر شاہ گیلانی مشانوی

ھجویری بک شاپ

دکان نمبر 1 دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

مدارج النبوت

(2 جلد مکمل)

مصنف

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ہجویری بک شاپ

دکان نمبر 1 دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

حدیث پاک کی شہرۂ آفاق کتاب مشکوٰۃ شریف
کی تقریباً چار ہزار مختصر احادیث کا حسین مجموعہ

مختصر احادیثِ مشکوٰۃ

(مع اُردو ترجمہ و عربی تخریج)

مرتب
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ہجویری بک شاپ
دکان نمبر 1 دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ، تمدنی،
معاشرتی، معاشی اور اخلاقی دستورِ حیات
نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مصنف
ادیب ملت
علامہ شمس بریلوی
ھجویری بک شاپ
دکان نمبر 1 دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

صاحب تصنیف

نام : مفتی محمد کریم خان بن محمد لقمان خان

ولادت : 20اپریل1980ء

مقام پیدائش : سندرانہ، نزد واہنڈو، تحصیل کامونکی، ضلع گوجرانوالہ

تعلیم : ا۔Ph.D علوم اسلامیہ (سکالر)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، (2007ء)
۲۔ایم فل علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2006ء)
۳۔ایم اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2004ء)
۴۔ایم اے اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، (2003ء)
۵۔ایم اے تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2001ء)
۶۔تخصص فی الفقہ (مفتی کورس)، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2001ء)
۷۔شہادۃ العالمیہ فی العربیۃ والاسلامیہ، تنظیم المدارس پاکستان، (2000ء)
۸۔تکمیل درسِ نظامی، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2000ء)

تحقیقی کام : ا۔قصص الحدیث (تعلیمی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی پہلو) کا تجزیاتی مطالعہ اور عصر حاضر میں اس کا اطلاق (مقالہPh.D)
۲۔امثال الحدیث۔۔۔عبر ونصائح (مقالہ ایم فل)
۳۔سیدنا امیر معاویہؓ۔۔۔ایک عظیم مدبر حکمران (مقالہ شہادۃ العالمیہ)
۴۔قانونِ وراثت ایکٹ اور شریعت اسلامیہ کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ اکیڈمی)
۵۔امثالِ صحیح بخاری ۶۔امثالِ صحیح مسلم ۷۔امثالِ جامع ترمذی
۸۔نظریات سید ہجویریؒ
۹۔مختلف مجلات ورسائل میں 30 سے زائد تحقیقی مضامین